رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

۱۔ دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

۲۔ مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

۳۔ گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

۱۔ قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔

۲۔ جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے۔

۳۔ مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند محصولڈاک آنے پر واپس۔

۴۔ جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

۵۔ بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن

پس حدیث مصطفےٰ بر جاں مسلم داشتن

جلد ۲۴ - مدیر ابوالوفاء ثناء اللہ - نمبر ۷

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	ما۵
رؤسا و جاگیرداران سے ”	ے
عام خریداران سے ”	صہ
” ششماہی	۱۲
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰ شلنگ

اجرت اشتہارات

فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے

امرتسر - ۱۱ جمادی الثانی سنہ ۱۳۴۵ھ مطابق ۱۷ - دسمبر سنہ ۱۹۲۶ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

(۱)	نکاح مرتدہ - -	ص ۱-۲
(۲)	حجاز کانفرنس لکھنؤ کی پرواز	ص ۲-۳
(۳)	شہادۃ القرآن کی طبع ثالث	ص ۳-۴
(۴)	مسجد کا دالان اور صحن برابر ہیں	ص ۴
(۵)	مذاکرہ علمیہ - -	ص ۵
(۶)	مرزائی افترا پردازی -	ص ۵ تا ۷
(۷)	تفسیری سوال - -	ص ۷-۸
(۸)	اعیان اہلحدیث توجہ کریں -	ص ۸
(۹)	اہلحدیث اور دیوبندی -	ص ۹-۱۰
(۱۰)	قابل توجہ اعیان اہلحدیث	ص ۱۰-۱۱
(۱۱)	علماء اہلحدیث سے سوال -	ص ۱۱
(۱۲)	فتاوے - -	ص ۱۲
(۱۳)	ملکی مطلع - -	ص ۱۳-۱۴
(۱۴)	متفرقات - -	ص ۱۵
(۱۵)	انتخاب الاخبار -	ص ۱۶

نکاح مرتدہ

نمبر ۱

مولوی احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ العلماء کی تحریک سے آجکل اخباروں میں نکاح مرتدہ کے مسئلہ کا خوب چرچا ہو رہا ہے۔

تفصیل اُس کی یہ ہے کہ نالائق مرد عورتوں کو دو طرح سے ستاتے ہیں

(۱) نان و نفقہ نہ دینے سے۔

(۲) حقوق زوجیت ادا نہ کرنے سے۔

غرض قرآن مجید میں جس مکروہ فعل سے منع فرمایا ہے کہ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ

”عورت کو لٹکی ہوئی چھوڑ کر نہ آباد نہ ویران“۔

آجکل عام طور پر یہی ہوتا ہے۔ اس بلا میں عورت کو شیطان یا شیطان کے دوست ورغلاتے ہیں کہ تو مذہب اسلام سے پھر جا جس سے تیرا اس ظالم سے نکاح فسخ ہو جائیگا۔ پھر تو مسلمان ہو کر یا جہاں تیرا جی چاہے وہاں ہی رہکر تو اپنے حسب منشا جوڑا تلاش کر سکتی ہے۔

اس چال سے جو عورت مرتدہ ہوئی تو علماء نے فتوے دیا کہ بس اس عورت کا نکاح بوجہ ارتداد کے فسخ ہوگیا۔ وہ یہی چاہتی تھی۔ اسلئے وہ شاداں و فرحاں یہ کہتی ہوئی چلی جاتی ہے۔

”اچھا ہوا میری مالا ٹوٹی۔ میں نام جپن سے چھوٹی“

اسکے علاوہ بعض عورتیں خود بھی بد معاش آوارہ ہوتی ہیں وہ جائز خاوند کے عقد نکاح سے نکلنا چاہتی ہیں۔ مگر خاوند بھی اپنی ضروریات کی وجہ سے نہیں چھوڑتا اسلئے وہ نکاح فسخ کرانے کی یہ تدبیر نکالتی ہیں کہ دین اسلام سے مرتدہ ہو جاؤ تو بس نکاح فسخ ہو جائیگا اس قسم کے واقعات بہت ہوئے ہیں کہ عورتوں نے معمولی کلمۂ کفر کہہ کر

AsliAhleSunnet.com

شروع شروع میں تو اُسکی نیت یہی ہوتی ہے کہ میں اپنا مطلب پورا کرکے پھر اسلام ظاہر کردونگی۔ غضب تو یہ ہے کہ بعض مقامات میں عورت کے جائز وارث بھی اُسکے ایسے ناجائز فعل میں مؤید بلکہ محرک ہوتے ہیں۔ ایسے واقعات بکثرت دیکھنے میں آئے تو ہمدردان اسلام کی غیرت نے جوش ملا اور وہ سوچنے لگے۔

میرے خیال میں اُن کی تشخیص مرض تو صحیح ہے لیکن علاج غلط ہے۔ یعنی جسم کی خرابی کی تشخیص کرکے وہ پھوڑے پھنسیوں کے بیرونی علاج میں لگ گئے۔ اور اندر کی طرف متوجہ نہیں ہوئے۔ چاہئے تھا کہ اندرونی دوا کا علاج کیا جاتا۔ یعنی نکاح مرتدہ کا بحال رہنا یا نہ رہنا یہ مسئلہ بجائے خود ایک بیرونی علاج کے مشابہ ہے اور اس ارتداد کے اسباب کی تلاش اور اُن کی اصلاح کرنا اندرونی علاج ہے۔ اس علاج کی طرف توجہ کرنی مقدم ہے۔ اس کا اندرونی علاج بغور سنئے۔

قرآن و حدیث میں اس علاج کی ہدایات ملتی ہیں۔ اور سلف نے اُن پر عمل بھی کیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ

"عورتوں کے ساتھ حسن سلوک سے برتاؤ کیا کرو۔"

یعنی نان نفقہ میں حقوق زوجیت میں صحت و بیماری میں بہرحال اُن کو اپنا جوڑ بلکہ بدن کا حصہ سمجھا کرو۔ یہ ایک قانون کلی ہے جس کی خلاف ورزی کرنے سے خرابی پیدا ہوئی ہے۔ اسی کی تفسیر ایک حدیث میں یوں آئی ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاضرر ولاضرار فی الاسلام۔

"کسی قسم کا ضرار و حق تلفی کرنا اسلام میں جائز نہیں۔"

منکوحہ بیوی کو نان نفقہ نہ دینا یا اُس کی حقوق زوجیت ادا نہ کرنا اس سے بڑھکر ضرار و حق تلفی کیا ہوگی۔

امام بیہقیؒ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت کی ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرجل لایجد ما ینفق علی امرأتہ یفرق بینہما۔

"یعنی حضرت نے فرمایا ہے کہ جو شخص بیوی کے لئے نان نفقہ نہ پائے اُن دونوں میں (بحکم قاضی) جدائی کیجائے۔"

نوٹ } یاد رہے کہ اس حدیث میں اس شخص کا ذکر ہے جو بوجہ ناداری کے نان نفقہ نہ دے سکے۔ کیا حال ہے اُس شخص کا جو باوجود وسعت کے دانستہ یا غفلت سے نہ دے۔

اسی لئے شوافع کا مذہب ہے کہ جو شخص ناداری کی وجہ سے نان نفقہ نہ دے اُسکی بیوی چاہے تو قاضی اُسکا نکاح فسخ کردے۔

متقدمین علماء حنفیہ نے اس سے انکار کیا تھا۔ اُن کا قول تھا کہ عورت کو حکم دیا جائے کہ وہ خاوند کے حساب میں دوکاندار سے کھانے پینے کی ضروریات لیتی رہے۔ مگر متاخرین حنفیہ نے دیکھا کہ ایسا بھی نہیں ہوسکتا۔ اول تو دوکاندار ایسا مجبور کیوں ہوگا کہ خاوند کے نام پر اُدھار دیتا جائے۔ دوم یہ کہ عورت کے حقوق میں صرف نان نفقہ ہی تو نہیں بلکہ حق زوجیت بھی ہے۔ اس لئے ان متاخرین نے دقیق نظر سے کام لیکر فتوے دیا کہ قاضی اگر خود حنفی ہے تو کسی شافعی کو نائب کرکے ایسی عورت کا نکاح فسخ کرادے۔ (شرح وقایہ)

آج بھی علماء خصوصاً علماء حنفیہ اس فتوے پر دستخط کردیا کریں تو بہت سی بیکس مظلومہ عورتیں خاوندوں کے ظلم سے نجات پاسکتی ہیں۔ ایسی صورت میں ارتداد ہو نہ ارتداد کی ضرورت نہ کوئی اور مرحلہ طے کرنے کی حاجت۔

مسئلہ ارتداد اس مرحلہ سے گذر کر کوئی عورت واقعی مرتدہ ہوجائے جس کے دل میں سچ مچ اسلام کی تکذیب آجائے اور وہ عیسائی ہوجائے تو اس کی بابت الگ تحقیق ہے۔ (باقی باقی)

حیات طیبہ

حضرت مولانا اسماعیل شہیدؒ دہلوی کی مفصل سوانح عمری جسمیں آپ کا حسب نسب اور زندگی بھر کے کارنامے نمایاں درج ہیں۔ قیمت عہ محصول علاوہ۔

(منیجر اہلحدیث)

حجاز کانفرنس لکھنؤ کی پرواز

خادمان حرمین شریفین نے آخر وہی کیا جو اُن سے متوقع تھا اور جو حدیث شریف میں آیا ہے۔ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی کسی کو جھوٹا الزام لگائے وہ مرنے سے پہلے اُس الزام میں آلودہ ہوگا۔"

خادمان حرمین شریفین نے سلطان ابن سعود شاہ حجاز کی نسبت وہ الامان اودھم مچائی کہ وہ انگریزوں کا پٹھو ہے۔ حرمین شریفین پر انگریزوں کا قبضہ کرانا چاہتا ہے۔ اس بہتان طرازی اور الزام سازی کا انجام یہ ہوا کہ ان کے سردار (سر راجہ محمود آباد) نے ان کے اختیار دینے سے ایک افواہ کی بنا پر کنگ جارج کو تار دیا کہ حجاز کی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ مدینہ شریف کا قبہ خضراء ابن سعود گرانے والا ہے آپ اسکو روک دیجئے۔

واہ کیا اچھی ترکیب سوچی۔ دراصل اسمیں بھی ان لوگوں کی کمال دوراندیشی ہے۔ اِدھر خادمان حرمین کو دلاسا دیدیا اُدھر انگریزی گورنمنٹ کی خدمت کردی کہ مسلمانان ہندوستان تمہارے آستانہ پر جبیں سا ہیں۔ خدا کیلئے ہمارے رسول کا قبہ بچائیے۔

کیا خوب۔ "ایک پنتھ دو کاج" خدا جانے جواب ملتا ہے یا آواز آتی ہے۔ هُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُوْنَ۔

حجاز کانفرنس لکھنؤ کے متعلق نظم ملاحظہ ہو۔ جو ذیل میں درج ہے ؎

اللہ اللہ مجلس قبہ نواز لکھنؤ
بن گئی بارہ دری[1] باب حجاز لکھنؤ
انتظام بزم میں راجہ[2] مہاراجہ[3] بھی تھے
شاہ[4] پھلواری بھی تھے اجمیر[5] کے خواجہ بھی تھے

[1] قیصر باغ کی بارہ دری جسمیں نام نہاد حجاز کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔
[2] راجہ جہانگیر آباد و اکبر پور وغیرہ [3] مہاراجہ محمود آباد
[4] شاہ سلیمان پھلواری [5] [illegible] نشین اجمیر

فقہ اور تقلید ۔ فقہ اصول فقہ اور تقلید پر ... قیمت ۸/ (منیجر اہلحدیث)

گرم تھا محفل میں قلیان بدایوں کیطرف
کھل رہی تھی لکھنؤ والوں پر افیوں کیطرف
شیر کوئی بھی کچھوچھائی علم بردار تھے
بزم قبہ پروری کے خاص نمبردار تھے
بمبئی کے بم بھی تھے تیغ صفاہانی[۵] بھی تھی
کفر بخشی کیلئے احمد رضا خانی بھی تھی
طائرانِ کوچۂ چیلاں کی پرواز بلند
ڈالتی تھی حکمتوں سے چرخِ چارم پر کمند
بن رہی تھی مجلس قبہ فرنگی کا محل
گائی جاتی تھی حجازی لَے میں انگریزی غزل
گرمیِ ہنگامۂ محفل تھے اصحابِ[۶] قبور
جی حضوری[۷] دست بستہ کر رہے تھے جی حضور
ہو رہے تھے مرثیہ خواں[۸] مرثیہ خوانِ حجاز
واقعاتِ کربلا تھے وقفِ میدانِ حجاز

گرم تھا ہنگامۂ قبہ نوازی ہر طرف
کھیل تھا اطفال کا دینِ حجازی ہر طرف
حاصلِ مقصود تھا تجدیدِ تعمیر[۱۱] قدیم
جمع ہو پھر منتشر شیرازۂ عظیم رمیم
شرک و بدعت کا دوبارہ قصرِ شاہانہ بنے
پھر موالد اور مشاہد کا عجب خانہ بنے
مرکزِ اسلام میں یورپ کا جمہوری نظام
پنجۂ باطل میں منت پذیرِ اہتمام۔

چشم بداندیش میں بد تھا امیر ابن سعود
خار دشت نجد تھا اُسکا گلستان وجود
تابعِ حکم شریعت ہے، ہوا سے دور ہے
جو کوئی اُس کا مخالف ہے خدا سے دور ہے
اُسکے دم سے جلوۂ خیر القرون کی آب و تاب
اُسکا ہر ہر کام ہو منت کشِ اُم الکتاب
اُسکا ہر طرزِ عمل ممنون قرآن و حدیث
اُسکے سایہ سے گریزاں دور شیطان خبیث
اہل حق ہے حامیٔ دینِ رسول اللہ ہے
وہ خدا کا خاص بندہ ہے خدا آگاہ ہے

کر رہے تھے شور بے ہنگام سب باطل پرست
اُسکی افواج حکومت کا دوامی بندوبست
مجلسِ شورائے قبہ دے رہی تھی بنکے جج
دخل در احکام قرآن النوائے حکیم حج
پھر وہی تربت پرستی کی تلاش عام تھی
دامنِ قبہ میں خفتہ شوکتِ اسلام تھی

الغرض شورِ قیامت محفلِ باطل میں تھا
سب زباں سے کہہ رہے تھے جو ارادہ دلیں تھا
بولتے تھے اپنی اپنی بولیاں قبہ پسند
کر رہے تھے ہند میں بیٹھے عرب کا بندوبست
ہاتفِ غیبی نے یہ آواز دی باکر و فر
"یہ چمن یوں ہی رہیگا اور ہزاروں جانور
اپنی اپنی بولیاں سب بولکر اُڑ جائینگے"
(انشاء اللہ تعالےٰ)

(راقم آثم محمد فاضل عبقری بریلوی از جبلپور)

[۵] صدر حجاز کانفرنس و شوکت علی وغیرہ [۶] حکیم صفاہانی [۷] قبر پرستان ہند [۸] ابن الوقت و سرکار پرست وغیرہ۔ [۹] حضرات شیعہ و مجتہدین وغیرہ [۱۱] دوبارہ تعمیر قباب و موالد وغیرہ ۱۲ منہ

شہادۃ القرآن کی طبع ثالث

اور

حضرات اہل علم کی خدمت میں گذارش

حضرات! کتاب شہادت القرآن کا پہلا حصہ جس میں نو آیات قرآنیہ سے حضرت عیسےٰؑ کی رفع آسمانی ثابت کی گئی ہے، اول مرتبہ رجب ۱۳۲۱ھ میں طبع ہوا۔ اور دوسرا حصہ جو اُن تیس دلائل کے جواب میں ہے جو مرزا صاحب قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات قبل النزول پر بزعم خود قرآن شریف سے پیش کئے ہیں۔ مرزا صاحب آنجہانی کی زندگی ہی میں رمضان شریف ۱۳۲۳ھ میں طبع ہوا۔ معلوم ہے کہ مرزا صاحب ۱۳۲۶ھ میں مطابق ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء فوت ہوئے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کو شہادۃ القرآن کا جواب لکھنے کے لئے کئی سال کی مہلت ملی۔ لیکن نہ تو جناب مرزا صاحب کو زندگی بھر ہمت ہوئی اور نہ ان کی زندگی میں اُن کی جماعت کے کسی مدعی علم نے جرأت کی۔

پھر دوسری بار پہلا حصہ تو صفر ۱۳۳۰ھ میں مطابق فروری ۱۹۱۲ء اور دوسرا حصہ باہتمام دفتر اہلحدیث ذی الحجہ ۱۳۴۰ھ میں مطابق اگست ۱۹۲۲ء طبع ہوا۔

(۲) اہل علم نے اسکی جو قدر کی وہ ان کی ذرہ نوازی اور علمی قدر شناسی ہے۔ ورنہ میرے لحاظ سے تو یہ کتاب اس قابل نہ تھی کہ اہل علم اسے اس طرح ہاتھوں ہاتھ لیتے اور قادیانی مناظرات میں اسکو زیر نظر رکھتے۔ میں حضرات دیوبند کا خصوصیت سے شکر گذار ہوں کہ اُنہوں نے اپنی علمی قدردانی اور فراخ دلی کا عملی ثبوت دیا کہ وہ برابر اپنے طلباء اور محصلین اور زیر اثر شائقین کو اس کتاب کی طرف توجہ دلاتے رہتے ہیں۔

(۳) میں انسان ہو کر اس ناچیز خدمت کو بے عیب متاع سمجھکر پیش نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن چونکہ ایمان میں اذعان و وثوق کامل ضروری ہے۔ اسلئے اپنے ایمان و اذعان کی بناء پر کہہ سکتا ہوں کہ میں نے نہایت مضبوط اور زبردست دلائل لکھے ہیں کہ مخالفین کو اسکا جواب لکھنے کی ہمت نہ پڑی اور انشاء اللہ نہ پڑیگی۔ کیونکہ میں نے اسمیں اصل دلیل کی بنا صرف قرآن کریم پر رکھی ہے اور باقی سب قسم کے دلائل کو اسکے ماتحت تائیدی شہادتیں اور تشریحیں بنایا ہے۔ ہاں اس امر کا لحاظ نہایت شدت سے رکھا ہے کہ کسی آیت کے مفہوم کو کلام الٰہی کے امین اور صحیح مخاطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان قولی یا فعلی اور فصیح زبان عرب کی محاورات اور قواعد استدلال و استنباط کے خلاف بیان نہ کروں۔

اب اس کی تیسری طبع کی ضرورت ہے۔ لوگ کثرت سے طلب کر رہے ہیں اور کتاب ذخیرہ میں ختم ہو گئی ہے۔ دفتر اہلحدیث سے مجھے بار بار متوجہ کیا جاتا ہے کہ شہادۃ القرآن [illegible]

(بحث مرزا - قرآنی [illegible] قیمت ۵/ [illegible] منیجر اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

ہر چند کہ میں نے اپنے خیال میں اس کتاب کو حیات عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق ہر جانب نظر کرکے لکھا ہے اور رجب ۱۳۲۱ھ سے آج ربیع الاول ۱۳۴۵ھ تک قریبًا ۲۴ سال تک مجھے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی رفع آسمانی کے متعلق بحیثیت مستدل ہونے کے ایسی کوئی بات نظر نہیں آئی جس کا اضافہ کرنا ضروری ہو۔ یا اہل سنت کے استدلال پر مخالفین کی طرف سے کوئی ایسا اعتراض معلوم نہیں ہوا جس کا جواب خود شہادۃ القرآن کے اندر صراحتًا یا اشارتًا یا دلالتًا موجود نہ ہو۔ اس لئے آپ حضرات کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ اگر آپ صاحبان کو اپنے مطالعہ یا کسی سے مناظرہ کرنے میں کوئی نئی ضرورت یا اعتراض معلوم ہوا تو آپ تھوڑی سی تکلیف گوارا کرکے اور اپنے قیمتی اوقات میں سے تھوڑی سی فرصت نکالکر قومی فائدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے مجھے بذریعہ تحریر قلمی اُس بات سے مطلع کر دیں۔ تاکہ اس طبع ثالث میں اس پر نظر کر سکوں۔ اور یہ کتاب مفید سے مفید تر ہو کر مسلمانوں کے ہاتھ میں آئے۔

وان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

میں ہوں آپ حضرات کا مخلص
محمد ابراہیم میر
از شہر سیالکوٹ۔

مسجد کا دالان اور صحن برابر ہیں

مساجد میں جو دو حصے ہوتے ہیں ایک چھت دار دوسرا بلا چھت جس کو صحن کہتے ہیں۔ بعض فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ چھت دار حصہ مسجد ہے۔ اور بلا چھت والا جو صحن کہلاتا ہے خارج مسجد مثل گھر ہے۔ اگر اس میں فرض نماز پڑھی جائے تو گھر کا ثواب ملیگا نہ مسجد کا۔ بعض اہل حدیث جو امام مسجد ہیں اس فقہی مسئلہ پر نہایت سختی سے جامد و عامل ہیں اور دوسروں کو بھی صحن مسجد میں فرض نماز پڑھنے سے بہت شدت کے ساتھ منع کرتے ہیں۔ جس سے جماعت میں سخت پریشانی ہو رہی ہے۔ لہذا سوال یہ ہے کہ صحون مساجد داخل مساجد ہیں یا خارج؟ اگر اسمیں فرض نماز پڑھی جائے تو مسجد کا ثواب ملیگا یا گھر کا؟ بینوا توجروا۔

الجواب فاقول بحول اللہ وقوتہ۔ فقہ احناف میں جسطرح اور بہت سے مسائل بلا دلیل ہیں اُسی طرح یہ مسئلہ بھی بلا دلیل ہے۔ صحن مسجد داخل مسجد ہے نہ خارج۔ اس میں فرض نماز پڑھنا انبیاء سابقہ علیہم السلام اور آنحضرت صلعم و صحابہ رضوان اللہ علیہم و تابعین و تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہم کی سنت جاریہ ہے۔ دلیل اسکی یہ ہے کہ سب سے اول زمین پر حضرت آدم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ میں ایک خانہ خدا بنایا جس کا نام مسجد رکھا اور اُسکے صحون میں چوطرف فرض نماز پڑھی۔ یہ صحون اُس مسجد مقدس کے صحون ہوئے جس پر کسی قسم کی چھت وغیرہ نہ تھی اسکے بعد جب طوفان نوح علیہ السلام سے یہ اللہ کا گھر منہدم ہوگیا تو ابراہیم علیہ السلام اور اُن کے پیارے بیٹے اسمٰعیل علیہ السلام اس مقدس گھر کو دوبارہ آدم علیہ السلام کے طرز پر بناکر اُسکے صحون میں چوطرفہ فرض نماز پڑھتے تھے۔ جس طرح آدم علیہ السلام نے صحون مسجد مقدس پر چھتیں وغیرہ نہ بنائیں اُسی طرح ہر دو نبی علیہما السلام نے بھی صحون مسجد مقدس پر چھتیں وغیرہ نہ بنائیں اور بلا چھت صحون کو سابق کی طرح قائم رکھکر اس میں فرض نماز پڑھتے رہے۔ ان ہر دو انبیاء علیہم السلام کے بعد رسول مقبول صلعم و صحابہ رضوان اللہ علیہم تیرہ برس تک قبل ہجرت اور بعد ہجرت اسی صحون مقدسہ میں فرض نماز ادا فرماتے رہے۔ لہذا صحن مسجد میں فرض نماز پڑھنا انبیاء علیہم السلام و سلف صالحین رحمۃ اللہ علیہم کا طریقہ و سنت ہے۔ اور یہ سنت آدم علیہ السلام سے لیکر اس دم تک جاری و ساری ہے لاکھوں آدمی ابتک صحون مقدسہ میں بلا انکار احدے فرض نماز پڑھتے ہیں۔

پس اس تقابل سے بلا شک و شبہ معلوم ہوگیا کہ صحون مسجد مقدس داخل مسجد مقدس ہیں نہ خارج۔ اگر صحون مقدسہ کو خارج مثل گھر قرار دیا جائے تو نعوذ باللہ یہ لازم آئیگا کہ آدم علیہ السلام سے لیکر جس قدر انبیاء علیہم السلام و سلف صالحین رحمۃ اللہ علیہم اس صحون مقدسہ میں فرض نماز پڑھتے آئے ہیں اور آئندہ جو لوگ اس صحون مقدسہ میں قیامت تک پڑھینگے وہ حضرات سب کے سب گویا گھر میں پڑھتے آئے ہیں نہ مسجد مقدس میں۔ اور آئندہ پڑھنے والے بھی گویا گھر ہی میں پڑھینگے نہ مسجد مقدس میں۔ جب ایسا ہوا تو عیاذًا باللہ سب کے حضرات ماضیہ و حال کے مسجد مقدس کے ثواب سے محروم رہے۔ ھذا محال

اگر صحون مقدسہ کو انبیاء علیہم السلام و سلف صالحین و شاہان اسلام رحمۃ اللہ علیہم مسجد نہ سمجھکر مثل گھر جانتے تو ہرگز صحون نہ رکھتے۔ بلکہ تمام صحون مقدسہ پر چھتیں قائم کر دیتے۔ ان مقدس حضرات رحمۃ اللہ علیہم کا چھتیں نہ بنانا اور صحون کو قائم رکھکر اُسمیں فرض نمازیں ادا کرنا یہ اول دلیل ہے کہ صحون مقدسہ داخل مسجد ہیں نہ خارج۔

پس جبکہ اس مقدس مسجد کے صحون داخل مسجد ہیں نہ خارج تو دنیا میں جس قدر صحون مساجد ہیں وہ سب داخل مساجد ہوئے نہ خارج۔ اسلئے کہ دنیا کی تمام مساجد تابع اس مسجد مقدس کے ہیں۔ لہذا بوجہ تبعیت تمام دنیا کے صحون مساجد داخل مساجد ہوئے نہ خارج۔ پس فقہ کا یہ مسئلہ غیر مدلل ہے کہ صحون مساجد مثل گھر ہیں۔ اگر اسمیں فرض نماز پڑھی جائے تو مسجد کا ثواب نہ ملیگا۔ بلکہ گھر کا ثواب ملیگا۔ بالکل غلط بے اصل بلا دلیل و خلاف طریقۂ انبیاء علیہم السلام و سلف صالحین رحمۃ اللہ علیہم ہے۔ ہرگز اس پر کسی اہلحدیث کو عمل نہ کرنا چاہیے۔ بلکہ صحون مساجد کو عین مساجد سمجھکر اس میں فرض نمازیں انبیاء علیہم السلام و سلف صالحین رحمۃ اللہ علیہم کی سنت جاریہ جانکر پڑھے۔

(راقم الحروف حکیم عبد اللہ جواری بن حکیم مولوی عبد الباری انصاری جونپوری مچھلی شہری ملانوی علاقہ اودہ)

اہلحدیث یہ مسئلہ شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ نے تفسیر عزیزی میں لکھا ہے کہ مسجد دراصل سطح زمین کا نام ہے چھت محض برائے آرام ہے۔

... واردات مرزا ۔ احادیث نبویہ اور اقوال و الہامات مرزا سے مرزا قادیانی کی تردید۔ قیمت ۴ر (منیجر اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

مذاکرۂ علمیہ نمبر ۱

۱۲ جمادی الاول مطابق ۱۹- نومبر کے پرچہ میں مذاکرۂ علمیہ بابت آیت "لما اتیتکم من کتاب" درج ہوا تھا۔ ساری آیت یوں ہے۔

لِمَا اٰتَیْتُکُمْ مِنْ کِتَابٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ الآیہ۔

اس آیت کے معنے ترکیب کے ماتحت پوچھے گئے تھے (پرچہ مذکور ملاحظہ ہو) اس کا جواب جیسا جلدی چاہیے تھا باوجود پیرانہ سالی اور ضعیف البصری کے حرف مولوی محمد صاحب دبکادی ساکن تلسی پور ضلع گونڈہ نے بھیجا ہے جو درج ذیل ہے۔

"من کتاب کو جو تحریر فرمایا ہے درست ہے ما اسم موصول ہے اٰتیتکم جملہ فعلیہ معطوف علیہ ثم حرف عطف جاءکم جملہ فعلیہ معطوف۔ دونوں جملہ فعلیہ معطوف معطوف علیہ ہو کر صلہ موصول کا۔ اور من کتاب کی ضمیر جملہ معطوفہ میں راجع ما کی طرف محذوف ہے اور جاء متعدی ہے یعنی پھر لاوے کتاب اور حکمت ایسا رسول جو مصدق ہو۔ الآیہ"

(خادمکم الاحقر محمد غفرلہ دبکادی)

مدیر من کتاب میں ضمیر کونسی ہے اور جاء فعل متعدی کیونکر ہے

پھر یہ سب امور طے ہونے کے بعد اصل سوال کیونکر حل ہوا۔ یہ سب باتیں قابل غور ہیں۔

عروج اسلام

اس کتاب کے تین حصے ہیں پہلے اور دوسرے حصہ میں عہد نبوی کے واقعات و غزوات اور حصہ سوم میں عہد خلافت صدیق اکبرؓ کے حالات کو بالتفصیل بیان کیا ہے۔ قیمت حصہ اول عہ حصہ دوم عہ حصہ سوم عہ (منیجر اہلحدیث)

قادیانی مشن

مرزائی افتراپردازی

شہر منٹگمری میں مورخہ ۵-۶-۷- نومبر ۲۶ء کو انجمن تبلیغ الاسلام کا پہلا سالانہ جلسہ تھا جس میں چیدہ چیدہ عالم مدعو کئے گئے تھے۔ اس جلسہ میں مرزائی جماعت کے چند اشخاص جاسوسی کے طور پر شامل جلسہ ہوئے تھے۔ چونکہ مولانا مولوی محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کا مضمون ختم نبوت پر تھا۔ اور مولانا مولوی ابوالوفا، ثناء اللہ سردار اہلحدیث فاتح قادیان[1] کا ایک مضمون معیار نبوت پر تھا۔

دوران تقریر میں مولانا صاحبان اپنی نرم روش سے مرزائیوں کے سوالوں کے جوابات بھی دیتے جاتے تھے۔ مگر مرزائی جماعت کے افراد کا قلم ایسا افتراپرداز ثابت ہوا ہے کہ ایک سچی بات کو بھی کذب کے قالب میں ڈھال کر دکھلانا انہی کا کام ہے۔

احقر کی نظر سے جب مورخہ ۱۹- نومبر ۲۶ء کا "الفضل" گذرا تو مندرجہ ذیل مضمون پڑھکر حیرت کی کوئی حد نہ رہی۔ جس میں مسمی غلام سرور نے کذب بیانی میں پوری اتباع کی ہے۔ "الفضل" کا مضمون یہ ہے۔

"۴-۵-۶ نومبر کو غیر احمدیوں کا منٹگمری میں جلسہ تھا۔ ۶ نومبر کو پہلے مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے خاتم النبیین پر وعظ کیا وعظ میں آپ نے اس بات پر زور دیا کہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی۔ سے ثابت ہوتا ہے سیاسی ضرورتیں پوری کرنے کا کافی سے زیادہ مصالحہ قرآن شریف میں موجود ہے۔ اسلئے ضرورت نہیں ہے کہ آئندہ کوئی نبی آئے۔ اس موقعہ پر اس نے عام دعوت دی کہ اگر کوئی ضرورت باقی محسوس کرتا ہے تو اجازت ہے کہ بیان کرے۔ خاکسار نے کھڑے ہو کر کہا کہ سیاست کے علاوہ روحانیت کی بھی ضرورت ہے۔ کوئی ایسا آدمی مسلمانوں میں سے ہونا چاہیے جو باعمل ہو۔ اس پر صحیح الہام کا سلسلہ جاری ہو۔ اس پر انہوں نے عبداللہ صاحب غزنوی کا نام لیا۔ میں نے کہا کہ وہ حضرت مسیح موعود سے پہلے* تھے۔ اب موجودہ مسلمانوں میں سے کسی کا نام لو۔ مولوی ابراہیم کی بجائے مولوی ثناء اللہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے مولوی الہی بخش اکونٹنٹ لاہور۔ عبدالحکیم پٹیالہ۔ مولوی عبدالرحمن لکھوکے والے کا نام لیا۔ ان سب کا حشر جو ہوا واضح کر دیا گیا۔ اور کہا گیا کہ یہ تینوں فوت شدہ ہیں زندہ میں سے کسی کا نام لو۔ تو کوئی نام نہ لے سکا۔ گویا موجودہ مسلمانوں میں سے ایک بھی ایسا مسلمان نہیں ہے جسکو الہام الہی کا شرف حاصل ہو۔ وہابی فرقہ کا جلسہ تھا۔ سب علماء نے متفق طور پر اس بات کو تسلیم کیا؟

(۲) "مولوی ثناء اللہ حضرت صاحب کی دعا کا اشتہار چھپا کر جلسہ میں ساتھ لایا ہوا تھا اسکو کہا گیا کہ جو تحریر آپ نے اس دعا کے نیچے لکھی تھی اس کو ظاہر کرو۔ لیکن وہ باوجود سخت اصرار کے ظاہر نہ کرتا تھا۔" (جھوٹے پر کتنی بار!)

(۳) دوسری تقریر مولوی ثناء اللہ نے معیار

[1] انجمن تبلیغ الاسلام کی طرف سے جلسہ کے واسطے جب اشتہار شائع کئے گئے تو مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ سردار اہلحدیث کے نام کے ساتھ فاتح قادیان بھی لکھا گیا۔ مرزائی جماعت نے بہت شور ڈالا۔ اس پر مولوی صاحب نے دوران تقریر میں خوب روشنی ڈالی کہ میاں محمود جب ولایت جائیں پاؤں رکھکر واپس آ جائیں تو فاتح انگلستان نہیں۔ یا مفتی محمد صادق امریکہ میں چند تقریریں کر کے آ جاویں تو فاتح امریکہ نہیں۔ مگر میں جس نے مرزا کو مغلوب کیا فاتح قادیان نہ ہوں ۱۲ منہ

* بلکہ ہم زمانہ تھے۔ مرزا صاحب کبھی امرتسر میں آتے تو مرحوم سے ملتے تھے ۱۲

الہامات مرزا - الاصول کافی اردو - قیمت ۱۲/ (منیجر اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

نبوت پر کی۔ معیار کے معنے آپ نے تراز دبیان کئے۔ اور عبداللہ آتھم۔ محمدی بیگم کے نکاح والی پیشگوئیوں کے ایک حصہ کو چھپا کر بیان کیا۔ اخیر پر کہنے لگا کہ مرزا صاحب کی دعا کے مطابق فیصلہ ہوا۔ میں زندہ ہوں آپ گذر گئے اس موقعہ پر احمدیوں کو خطاب کر کے کہنے لگا کہ قیامت کو خدا کو کیا جواب دو گے۔ بولو کوئی بولنا چاہتا ہے۔ خاکسار کھڑا ہو گیا اور کہا جواب دینگے جو صحابہ دینگے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے اور مسیلمہ کذاب موجود تھا۔ اب بھی حضرت مسیح موعود فوت ہو گئے مسیلمہ کذاب موجود ہے" (الفضل ۱۹ نومبر)

مندرجہ بالا الفضل کے مضمون میں جتنی کذب بیانی مسمی مذکور بالا نے کی وہ تین سوالوں میں تقسیم ہو جن کا جواب دینا ہمارا اخلاقی فرض ہے جو سلسلہ وار حسب ذیل ہے:۔

اول:۔ پہلا مضمون مولانا مولوی ابراہیم سیالکوٹی صاحب کا ختم نبوت پر تھا۔ مولانا صاحب موصوف نے بڑی لیاقت سے حدیث و قرآن سے بیان فرمایا جسمیں خاتم النبیین والی آیت بھی تھی۔ مولانا صاحب نے تقریر کرتے ہوئے ہر پہلو سے باوضاحت یہ ثابت کر دیا کہ اسلام پورا مکمل ہو چکا ہے اسلئے اب کسی نبی کے آنے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی۔ جس کے سننے سے سامعین کو بھی کافی تسلی ہوئی۔ پھر مولانا صاحب نے علانیہ کہا کہ اگر کسی کو کوئی بات ختم نبوت کے متعلق دریافت کرنی محسوس ہو تو دریافت کر لیوے اجازت ہے۔ اس پر مسمی غلام سرور کھڑا ہوا اور اسطرح گویا ہوا۔

مرزائی:۔ اسلام بیشک مکمل ہو گیا ہے۔ مگر کوئی ایسا شخص بھی اسلام میں موجود ہونا ضروری ہے جسکو خدا کی طرف سے الہام کا شرف حاصل ہو۔ کیونکہ الہام کے سوائے اسلام کو دوسرے مذاہب میں کوئی فضیلت نہیں ہے۔ مگر سوائے مرزا صاحب کے یہ شرف کسی کو نہ ملا۔ اگر تمہارے اندر کوئی شخص ایسا موجود ہے جس کو خدا کی طرف سے الہام کا شرف حاصل ہو تو دکھاؤ۔

مولویصاحب:۔ جناب مولانا مولوی عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ کو الہام ہوتا تھا۔

مرزائی:۔ عبداللہ صاحب کو الہام ہوگا مگر انہوں نے دعوےٰ نہ کیا کہ ہم کو الہام ہوتا ہے۔

مولویصاحب:۔ جو الہام امتی کو ہو اسکے واسطے ضروری نہیں ہے کہ وہ دعوےٰ بھی کرے۔ نبی اپنے الہام کو اسلئے لوگوں کے سامنے پیش کرتے رہے کہ ان کو خدا کی طرف سے حکم تھا۔ کیونکہ انبیا علیہم السلام لوگوں کی اصلاح کے واسطے مبعوث ہوتے ہیں۔

جب گفتگو یہاں تک پہنچی تو مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب نے کھڑے ہو کر مندرجہ ذیل اشخاص کے نام پیش کئے۔ منشی الٰہی بخش اکونٹنٹ لاہور۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالہ۔ مولوی عبدالرحمٰن لکھو کے والے۔

مرزائی:۔ یہ شخص فوت ہو چکے ہیں۔ اسلئے یہ شخص ثبوت میں پیش نہیں ہو سکتے۔ اگر کوئی تمہارے اندر زندہ شخص موجود ہو تو دکھاؤ۔

مولویصاحب:۔ اگر یہی بات ہے تو مرزا صاحب بھی فوت ہو چکے ہیں۔ اسلئے ان کی بھی کوئی صداقت نہیں۔

یہاں تک گفتگو پہنچی تھی کہ خدا نے زندہ ثبوت موجود کر دیا۔ قاضی سلیمان صاحب سابق جج ریاست پٹیالہ بھی تشریف لے آئے تو مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب نے کہا کہ یہ حضرت قاضی سلیمان صاحب ہیں۔ انہوں نے پیشگوئی کی تھی کہ مرزا صاحب حج نہ کرینگے سو مرزا صاحب نے حج نہ کیا۔ جسکی تصدیق بذات خود قاضی صاحب نے بھی کر دی۔

اسکے بعد حضرات مرزائیوں سے بارہا دفعہ جواب طلب کیا گیا مگر ان پر اسقدر سکتہ طاری ہوا کہ زبان تک نہ ہلائی۔

پس میاں غلام سرور نے جو یہ کذب بیانی کی ہے کہ وہابی فرقہ کا جلسہ تھا سب علماء نے متفق طور پر اس بات کو تسلیم کیا۔ بھلا ذرہ اُن علماء کا نام تو بتائیں کہ جنہوں نے تسلیم کیا۔ میں علانیہ کہتا ہوں کہ اگر مسمی مذکور یا منٹگمری کی مرزائی جماعت یہ ثابت کر دے کہ واقعی فلاں علماء یا سامعین نے اس بات کو تسلیم کیا تو میں ان کو مبلغ ۵۰ روپے انعام کے طور پر دینے کو طیار ہوں۔ اگر یہاں تک گفتگو ہی نہیں پہنچی تو دلیں ذرہ نادم ہوں۔

دوم:۔ دعا کے اشتہار کی یہ بات ہے کہ ۱۰ نومبر ۱۹۲۶ء کو مولوی ثناء اللہ صاحب کی زیر صدارت ایک اجلاس ہوا۔ جب جلسہ ختم ہو گیا تو مسمی غلام سرور اور مولانا صاحب میں چند باتیں ہوئیں جنکی کوئی حیثیت نہ تھی۔ لیکن مرزائی ایسے اُستاد ہیں کہ بات کا بتنگڑ بنا کر دکھلاتے ہیں۔ گفتگو مندرجہ ذیل ہے۔

مرزائی:۔ آپ مرزا صاحب کو نبی کیوں تسلیم نہیں کرتے؟

مولویصاحب:۔ میں اسلئے مرزا صاحب کو نبی تسلیم نہیں کرتا کہ مرزا صاحب مذکور نے ایک دعا کی تھی کہ میں (مرزا) و مولوی ثناء اللہ دونوں میں جو کاذب ہو وہ سچے کی زندگی میں فوت ہو۔ سو میری زندگی میں مرزا صاحب فوت ہو گئے۔ میں زندہ ہوں۔

مرزائی:۔ یہ دعا نہ تھی بلکہ مباہلہ تھا آپ نے اسکو قبول نہ کیا اسلئے فوت نہ ہوئے۔

مولویصاحب:۔ اس مضمون میں لفظ مباہلہ دکھاؤ اس میں دعا کا لفظ ہے مباہلہ نہیں ہے۔

مرزائی:۔ اگر مباہلہ نہ تھا تو آپ نے کیوں مباہلہ لکھا۔ اسلئے آپ فوت نہ ہوئے کہ آپ نے انکار کر دیا۔ اگر کچھ لکھ دیتے ضرور فوت ہو جاتے۔

مولویصاحب:۔ اس مضمون کو ایک معمولی تعلیم یافتہ بھی پڑھ کر نتیجہ اخذ کر سکتا ہے کہ میرے لکھنے نہ لکھنے سے اس دعا کو کوئی واسطہ نہ تھا۔ کیونکہ مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ فیصلہ اب خدا کے ہاتھ میں ہے تمہارا جو دل چاہے لکھدو۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ چاہے ثناء اللہ کچھ لکھدے فیصلہ ضرور ہو جائیگا۔

مرزائی:۔ اچھا آپ ذرہ اپنے مضمون کو پڑھ دیویں۔

مولویصاحب:۔ اچھا وہ بھی پڑھ دینگے ذرہ بتلاؤ کہ اس مضمون کا یہ مطلب ہے یا کچھ اور ہے؟

مرزائی:۔ نہیں جناب اس مضمون کا خواہ کچھ مطلب ہو آپ اپنا مضمون سناؤ جو دعا کے مقابلہ میں لکھا تھا۔

مولویصاحب:۔ تمہاری سمجھ تک تم الف کے پڑھ کر [illegible]

تاریخ مرزا - مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے صحیح حالات - قیمت ۸/ (منیجر اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

تم کو عین غین کسطرح پڑھا دیویں - پہلے الف بے پڑھ لو -

جب یہانتک گفتگو ہوئی تو مرزائی جماعت نیم مردہ سی چلتی بنی اور کوئی جواب نہ دیا -

سوم :- مورخہ ۷ - نومبر ۱۹۲۶ء کو مولوی ثناء اللہ صاحب سردار اہلحدیث کی تقریر معیار نبوت پر تھی - مولوی صاحب نے فصیح زبان سے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ معیار نبوت کا مطلب یہ ہے کہ نبی کا صدق اور کذب تولنے کی تکڑی - جو نبی صادق ہوتا ہے وہ برحق نبی ہوتا ہے - اور جو کاذب ہو وہ کبھی نبیوں کی صف میں کھڑا نہیں ہوسکتا - پھر آپ نے مرزا صاحب کی صداقت پر بحث کرتے ہوئے فرمایا کہ مرزا صاحب کبھی نبیوں کی صف میں کھڑے نہیں ہوسکتے - کیونکہ محمدی بیگم والی پیشگوئی و عبداللہ آتھم والی پیشگوئی جھوٹی نکلی - پھر میری ذات کے واسطے دعا کی کہ ہم دونوں (مرزا اور ثناء اللہ) میں جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں فوت ہوجائے - سو مرزا صاحب اپنی دعا کے مطابق چل بسے اور خاکسار موجود ہے -

ان واقعات سے معلوم ہوگیا کہ مرزا صاحب صادق نبی نہ تھے بلکہ کاذب تھے - دوران تقریر میں مرزائیوں کو مخاطب کرکے فرمایا کہ قیامت کو جب خدا کے سامنے پیش کئے جاؤگے تو کیا جواب دوگے !

اور یہ بھی فرمایا کہ اگر کسی مرزائی کو بولنے کی خواہش ہو تو بولے - تب مسمی غلام سرور کھڑا ہوکر اسطرح بولا

مرزائی :- ہم بھی وہ جواب دینگے جو رسولؐ کے صحابہ دینگے -

مولوی صاحب :- صحابہ کیا جواب دینگے -

مرزائی :- کیونکہ رسول نے دعا کی تھی کہ اللہ میری زندگی میں مسیلمہ کذاب کو مار - لیکن آپ کی زندگی میں مسیلمہ کذاب فوت نہ ہوا - یہ جواب ہم دینگے -

مولوی صاحب :- دوستو ! کیسی غضب کی بات ہے کہ جب کبھی مرزا صاحب کا کذب ان کو دکھلایا جاوے تو کہتے ہیں کہ یہ تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی تھا - اچھا بھائی اگر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ایسی دعا کی تھی کہ اے خدا مسیلمہ کذاب کو میری زندگی میں مار - اور وہ آپ کی زندگی میں فوت نہ ہوا - تو یہ حدیث دکھانے پر میں تم کو مبلغ پانصد روپیہ انعام دونگا -

جب مولوی صاحب نے یہ بات فرمائی تو مرزائی خاموش ہوگیا اور زبان تک نہ ہلا سکا - پھر مولوی صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ کوئی ضعیف حدیث ہی دکھلا دو مگر مرزائی حضرات ایسے پختہ نکلے کہ اپنے گرو کی سنت کو تھامے ہوئے خاموش رہے -

یہ ہیں تمام واقعات جو بندہ نے تفصیل وار درج کردئے ہیں - مگر مرزائیوں کی شرارت دیکھو کہ جو بات اپنے مطلب کی تھی وہ تو "الفضل" میں شائع کردی (مگر کذب کی پٹری میں لپیٹ کر) اور جو سچے واقعات تھے اُن کو پس پشت رکھا کیونکہ وہ کمر کو توڑنے والے تھے -

بندہ زیادہ تحریر نہیں کرتا مضمون طول پکڑ رہا ہے اسلئے دوبارہ مرزائی جماعت کو چیلنج دیتا ہوں کہ اگر وہ ان اپنی کذبات کو ثابت کردیں تو مبلغ مذکور انعام کے حقدار ہونگے ۔

(احقر عبدالحق عفی عنہ راجہ جنگ ضلع منٹگمری)

تفسیری سوال

جناب مولانا ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ -

ایک تفسیری سوال برائے اندراج اخبار اہلحدیث ارسال خدمت ہے درج فرماکر مشکور فرمائیں -

آیت وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ (نساء)

"یعنی حرام کی گئی ہیں محصنات مگر جن کے مالک ہوئے داہنے ہاتھ تمہارے (یعنی لونڈیاں)"

اب سوال یہ ہے کہ بعض تو اس آیت سے یہ مطلب نکالتے ہیں کہ شرعی لونڈی کے ساتھ بغیر نکاح وطی کرنا جائز ہے - کیونکہ یہ آیت جنگ اوطاس کے موقع پر نازل ہوئی جبکہ لوٹ میں عورتیں ہاتھ آئیں - اور دلیل میں حدیث ابوداؤد والی پیش کرتے ہیں جسمیں جنگ اوطاس کا ذکر ہے کہ جب مسلمان غالب ہوئے اور لوٹ میں عورتیں آئیں تو صحابہ نے اُن سے صحبت کرنا درست نہ جانا - اس وجہ سے کہ اُن کے خاوند کافر موجود تھے - تب اللہ تعالیٰ نے آیت وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ اُتاری - یعنی ملک یمین تمہارے لئے حلال کردی گئی ہیں بعد استبراء کے تاکہ معلوم ہو کہ حاملہ نہیں ہے - ورنہ بعد وضع حمل کے جماع کیا جاوے یہی مضمون کتُب اور حدیثوں میں بھی پایا جاتا ہے اور تفسیر مواہب الرحمان و خلاصۃ التفاسیر و تفسیر حقانی و فتاوٰے شاہ عبدالعزیزؒ دہلوی اور اخبار اہلحدیث ۱۷ - اگست ۱۹۱۷ء صفحہ ۱۲ کالم ۲ - ان سب کا متفقہ مضمون یہ ہے کہ ایسی عورتیں جو کافر دوں کے ساتھ جنگ میں غلبہ پاکر پکڑی آویں - اُن سے بعد استبراء بغیر نکاح صحبت کرنا جائز ہے -

دوسرا فریق اس آیت کا مطلب یوں نکالتا ہے کہ مذکورہ آیت میں قرآن پاک محرمات کی فہرست سے ملک یمین کو علیحدہ کرتا ہے اور اُن سے نکاح کی اجازت دیتا ہے گو اُن کے خاوند کافر بھی موجود ہیں - آیت کا یہ مطلب نہیں کہ وہ بغیر نکاح ہی رکھکر صحبت کی جاویں - اگر بغیر نکاح ملاپ ٹھیک اور درست ہو تو پھر زنا اور ایسی وطی میں فرق ہی کیا ہے ؟ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب احمدی لاہوری اپنی تفسیر بیان القرآن اُردو میں بھی دوسرے فریق کی تائید میں یوں فرماتے ہیں کہ

"قرآن لونڈیوں کے متعلق یہ نہیں چاہتا کہ وہ بلا نکاح یا حالت فجور میں رہیں - بلکہ اس سے صاف منع کرتا ہے وَلَا تُکْرِھُوْا فَتَیٰتِکُمْ عَلَی الْبِغَآءِ "

اور پھر لکھتے ہیں کہ

"بعض احادیث سے بھی اس مضمون پر روشنی پڑتی ہے کہ نبی کریم صلعم نے کسی لونڈی سے اُسکو لونڈی کی حیثیت میں رکھ کر نکاح نہیں کیا بلکہ آزاد کرکے اور اُسکو زوجیت کے پورے حقوق دیکر نکاح کیا ہے"

AsliAhleSunnet.com

اس سے تھوڑا آگے چلکر لکھتے ہیں کہ

"جب آپ کی دوسروں کو یہ تعلیم تھی کہ لونڈی کو آزاد کر کے اُن سے نکاح کرو تو خود ایسا کیوں نہ کرتے"

پھر صحیح بخاری کی ایک حدیث بھی لاتے ہیں۔ جس میں لونڈیوں کو تعلیم دیکر اداب سکھا کر آزاد کر کے نکاح کرے اُسکے لئے دوچند ثواب ہے۔ پھر لکھتے ہیں۔

"ایک اور سوال یہ ہے کہ کیا مالک کیلئے محض ملک یمین کی وجہ سے زن و شوہر کا تعلق رکھنا جائز ہے یا وہ بھی ان شرائط کے ماتحت ہے جن کا ذکر ہوا"

پھر فرماتے ہیں کہ

"جن وجوہات کی بنا پر غیر مالک کو لونڈی کے ساتھ نکاح کرنے سے حتےالوسع روکا ہے وہی وجوہات مالک کیلئے موجود ہیں بلکہ مالک کیلئے تو اور بھی آسان راہ ہے کہ اگر کوئی ملک یمین والی عورت اُس کو پسند آئے تو وہ آزاد کر کے اُس سے نکاح کرسکتا ہے"

اب ہر دو فریق کے بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ فریق اول شرعی لونڈی کے ساتھ بغیر نکاح ملاپ جائز رکھتا ہے۔ اور فریق ثانی بغیر نکاح ملاپ کو ناجائز بلکہ زنا قرار دیتا ہے۔

پس آپ اور دیگر علماء دین مذکورہ آیت کی تفسیر پر کھُلی روشنی ڈالکر مشکور فرماویں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح صحیح ارشاد مذکورہ آیت کے بارہ میں کیا ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا دستور العمل اس آیت پر کسطرح رہا۔ جواب بحوالہ کتاب و سنت صحیحہ سے ہو۔

(خاکسار ایس۔ ایم۔ عبداللہ از ہانگ کانگ)

مدیر تفسیر القرآن بالقرآن کے اصول کے ماتحت قرآن مجید پر اول نظر کریں تو مطلع صاف ہے اٹھارویں پارہ کے شروع میں فرمایا ہے۔

وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ

اس آیت کے پہلے حصہ میں اشارۃً حفاظت فروج کا حکم ہے۔ بعد ان دو قسم کی عورتوں سے ملاپ کرنا مستثنیٰ فرمایا ہے۔ ایک ازواج۔ دوسری مملوکہ۔ ثابت ہوا کہ جس طرح منکوحہ سے ملاپ کرنے کو صرف نکاح کافی ہے۔ اسیطرح مملوکہ سے ملاپ کرنے کو ملکیت کافی ہے۔ اور بس۔ مملوکہ کے ساتھ نکاح کی ضرورت کہنے والے ان دو قسموں کو ایک ہی قسم بناتے ہیں جو ٹھیک نہیں۔ قرآن مجید موطوآت کی دو قسمیں بتاتا ہے (۱) منکوحہ (۲) مملوکہ۔ پس ہمارا عمل بھی ہونا چاہئے کہ ان دو کو دو ہی رکھیں۔

ہاں یہ صحیح ہے کہ لونڈی سے نکاح کرنا ہو تو پہلے اُسے آزاد کردے پھر نکاح کرے۔ یہی حدیث کا مطلب ہے جو قرآن مجید کے کسی طرح خلاف نہیں۔ اللہ اعلم ؎

اعیان اہلحدیث توجہ کریں

حضرت مولانا صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

میری رائے ناقص تو یہ ہے کہ دنیا میں مذہب کی تعلیم دمبدم کم ہو رہی ہے۔ اور وقت آگیا ہے کہ قرآن شریف اور حدیث کے سمجھنے والے بھی کم ہو گئے ہیں۔ ایک فرقہ اہلحدیث ہے جس نے مذہب کو صحیح معنوں میں سمجھا اور عمل بھی کیا۔ مگر اب ہندوستان میں لامذہبی کی وباء اس حد تک پھیل گئی ہے کہ اہل حدیث میں باعمل عالم صرف چند ہی ہونگے۔

اہل حدیث میں یہ بڑی صفت تھی کہ وہ زکوٰۃ کے پورے پابند تھے اور صرف اسی ایک مد سے وہ اپنے مذہب کو قائم رکھتے تھے۔ اب عمومی قاعدہ یہ ہوگیا ہے کہ زکوٰۃ کا نام صرف قرآن مجید میں ہے اور بس۔ سو ہمارا پہلا فرض یہ ہونا چاہئے کہ لوگوں کو زکوٰۃ دینے کی طرف مکمل طور پر اُبھارا جائے۔ احناف میں زکوٰۃ بہت زیادہ دیجاتی ہے گو اسکا مصرف صرف ختم درود یا دسترخوانی ضیافت ہو اور بس۔

موجودہ صورت میں لاہور پارٹی سب سے مفید کام کرتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ان میں زمانہ حال کے روشن دماغ شامل ہیں۔ مگر ابھی تک مذہب کے معاملہ میں وہ راہ راست پر نہیں آئے۔ انشاء اللہ وہ ہمارے ساتھ ملجاوینگے۔ سو ہمارے واسطے سب سے پہلا کام تو زکوٰۃ کا احیاء ہے اور یہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ ہر مقام کے اہلحدیث اس ضروری امر پر کاربند ہوں۔ اسکے بعد اسکا مصرف ہے سو مصرف کے واسطے ایک مقام دہلی میں ہونی چاہئے اور وہ سب امور پر غور کر کے صحیح مصرف سوچے جس میں سب سے پہلے آپ جیسے روشن دماغ واعظین اور مناظرہ کرنے والوں کا پیدا کرنا ہے۔ باقی کام سب ہوجائیگا۔ خداوند کریم کو منظور ہے کہ آئندہ دورِ دنیا میں مسلمانان بہت سا حصہ لیویں۔ اور صرف وہی مسلمان حصہ لے سکتے ہیں جو قرآن اور حدیث پر عمل کرنیوالے ہوں۔ روشن دماغ ہوں۔ اور تعصب سے کوسوں دور ہوں۔ حلم اور بردباری ان کی صفت ہو۔ فرقہ نسوان اور مذہب سے ناواقف لیڈروں کی وجہ سے زمانہ آئندہ میں اہل حدیث پر بہت ذمہ داریاں عائد ہونگی اور ان کو بہت سا کام کرنا پڑیگا۔ اسواسطے ہندوستان میں انکو طیار کرنا ضروری ہے۔ مشکل یہ ہے کہ موجودہ وقت میں آپ کا وجود اور کسی حد تک مولوی ابراہیم صاحب کا وجود ہی نظر آتا ہے اور اس کے بعد کوئی معقول آدمی نظر نہیں آتا جو کہ اس کام کو سنبھالے۔ اسلئے ہم سب کو کام کی ضرورت ہے اور ہندوستان میں ہم کو توحید و سنت کا کام کرنا ہوگا۔ اگر آپ صاحبان دہلی میں مشورہ کریں اور اہلحدیث اسجگہ اکٹھے ہوں تو شاید کام کی بات ہوجائے امسال اہلحدیث کا سالانہ جلسہ بھی دہلی میں ہونا ضروری تھا۔ کیونکہ امسال اور مابعد کے سالوں میں اہلحدیث کی حیثیت ہندوستان اور دنیا میں دگرگوں ہوگئی ہے اور ہم کو بہت کام کرنا ہے جو کہ سوائے دہلی اور جگہ ہونا مشکل ہے۔ نصف قطعہ نوٹ مبلغ سو روپیہ ارسال خدمت ہے اسکے پہنچ جانے پر دوسرا نصف قطعہ ارسال کردونگا۔

([illegible])

علم الفقہ - علم فقہ کی تنقید کا طریقہ، فہرست ۲/ (بحر الحدیث)

اہلحدیث اور دیوبندی

قابل توجہ علماء کرام خصوصاً دیوبندی حضرات

(از مولوی عبدالقادر صاحب چکر دھر پوری)

اب تک تو سنتے آئے تھے کہ دیوبندی حضرات علماء احناف اہلحدیثوں کی نسبت بہتر آراء و خیالات رکھتے ہیں۔ اور اہلحدیثوں کو اہل سنت والجماعت میں شمار کرتے ہیں۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ رسالہ القاسم دیوبند جلد ۱ نمبر ۹ ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۴ھ میں مولوی عبدالشکور صاحب حنفی مرزاپوری کے عنوان مضمون "برکات دیوبند" کے تحت یہ چند سطور تحریر دیکھیں اس سے معلوم ہوا کہ علماء دیوبند کے بعض افراد بھی اب اپنے اکابر متقدمین علماء کی روش سے دور ہی اختیار کرتے جاتے ہیں۔ اُس مضمون کا اقتباس بالاختصار یہ ہے۔

"مدرسہ ہذا (دیوبند) کے صرف ایک شعبہ تصنیف وتالیف ہی کو دیکھو تو حیرت ہوتی ہے کہ نہ اہل اسلام کی کوئی مذہبی ضرورت نظر انداز ہوئی ہے نہ مخالفین دین مذہب کے کسی حملہ کی مدافعت چھوڑی ہے۔ دہریہ۔ نیچری۔ ہندو۔ آریہ۔ عیسائی۔ قادیانی۔ اہل تشیع۔ اہل قرآن۔ اہل حدیث (غیر مقلد) وغیرہ وغیرہ کون ہے کہ دیوبندیوں نے اسکا مقابلہ نہیں کیا۔ رد نہیں لکھا۔ جواب نہیں دیا؟ بایں ہمہ بعض اپنے ہی بھائیوں کا ناحق مخالف ہونا اور وہابی وغیرہ کہنا صریحاً ظلم اور ستم ظریفی نہیں تو اور کیا ہے۔"

وغیرہ۔

مولانا نے اور تو جو کچھ فرمایا اُن پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن ایک اس تحریر "خانگی دشمنوں غیر مقلدوں کی مدافعت" پر سوال ہے کہ اہلحدیث جن کو آپ لوگ غیر مقلد کہتے ہیں۔ کیا ان کو صرف اس وجہ سے دشمن تعبیر کیا گیا کہ یہ کسی امام کی طرف نہ تو منسوب ہیں اور نہ منسوب ہونے کو واجب و ضروری کہتے ہیں۔ اور یہ کہ قرأت فاتحہ خلف امام و آمین بالجہر وغیرہ کی فرضیت اور سنیت کے قائل ہیں۔ اور اسی پر عمل بھی کرتے ہیں۔ اور کیا انہی مذکورہ باتوں کی مدافعت مراد ہے؟ اگر یہی مراد ہے اور صرف اسی وجہ سے اہلحدیثوں کو دشمن سمجھا جاتا ہے تو کس قدر افسوس کی بات ہے کہ علاوہ اُن تمام صحابہ کرام تابعین تبع تابعین۔ محدثین۔ اامان دین۔ سلف صالحین جن سے یہ باتیں مستند طور پر ثابت ہیں و نیز اُن چار مذاہب کے (جن چاروں مذاہب کو حق کہا جاتا ہے) ائمہ مجتہدین سے بھی تقلید کی ممانعت ثابت ہے۔ اور آج جن مسئلوں کو اہلحدیثوں کا مسئلہ کہا جاتا ہے انہی چار حق مذہب والوں میں سے ایک کے سوا تین کا عمل ان مسئلوں پر ہے۔ پھر حق کے مطابق عمل کرنے والوں کی مدافعت، مقابلہ، رد و جواب کے کیا معنے؟

اجی حضرت مولانا! صریحاً ظلم اور ستم

ظریفی اسکو کہتے ہیں کہ اہلحدیث تو باوجود متبع توحید و سنت ہونے اور عملاً ہر چہار ائمہ کے پیچھے پیرو ہونے کے صرف کسی امام کی طرف منسوب نہ ہونے کے جرم پر بہ دشمن سمجھے جائیں اور ان کے مذہب کی مدافعت رد و تردید کیجائے۔ برخلاف اسکے اولیاء اللہ سے استمداد (مدد مانگنا) فرض کہنے والے۔ گیارھویں کی نیاز کرنا اہل سنت کی نشانی بتانے والے۔ اولیاء اللہ ایک آن میں دور دور مقامات سے سننے، دیکھنے اور مدد کرنے کا عقیدہ رکھنے والے۔ قبروں پر طواف کرنا، بوسہ دینا، چادر پھول چڑھانا، قبروں پر چراغ جلانا جائز بتانیوالے۔ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کا وظیفہ اور صلوٰۃ غوثیہ پڑھنے والے۔ آپ کی نگاہ میں اسقدر بہتر ہوں کہ اُن کو بایں ہمہ وجوہ بھی بھائی کہکر گلے ملنے کی کوشش کی جائے۔ کیا صرف اس وجہ سے کہ اُن کا عقیدہ و عمل خواہ کچھ ہی ہو۔ لیکن وہ منسوب بہ امام ابوحنیفہؒ ہیں۔ اور کجا اُن کی مدافعت رد و تردید کا ذکر بلکہ اُن کی اس طرح حمایت کرکے اُن کے تخریب دین کے کاموں میں اُن کو اور حوصلہ مند کردیا جائے۔ کچھ تو خیال چاہئے کہ آپ جو اہلحدیثوں کو گمراہ فرقوں میں شمار کر رہے ہیں کیا وہ صحابہ کرام۔ تابعین۔ تبع تابعین۔ محدثین۔ ائمہ مجتہدین۔ بزرگان دین۔ سلف سے لیکر خلف تک جن جن کا عمل اُن کے مطابق تھا کیا وہ سب کے سب نعوذ باللہ گمراہ تھے؟ اور کیا اہل حدیثوں کے جن حدیثوں پر عمل کی بنیاد پر آپ کو اختلاف ہے۔ وہ حدیثیں آپ کے بھائیوں کے مذکورالصدر صریح کفریہ اور شرکیہ مسائل سے بھی آپ کے نزدیک برائی میں زیادہ ہیں۔ نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ۔

مولانا! ولی اللّٰہی خاندان کے علم و عمل خلوص و صداقت سے اہلحدیث بھی واقف ہیں۔ یہ وہی شاہ ولی اللہ صاحبؒ تو ہیں جو اپنی کتاب "عقد الجید" مطبوعہ مجتبائی صفحہ ۳۲ میں تحریر فرماتے ہیں کہ

"اگر ہم رسول معصوم کی حدیث پہنچ جاوے جس کی اطاعت اللہ نے ہم پر فرض کی ہے ساتھ صحیح سند کے جو مذہب امام کے مخالف ہو اور ہم حدیث کو چھوڑ دیں۔ اور اس بناوٹی بات کے پیچھے لگیں۔ پس ہم سے کون زیادہ ظالم ہے۔ اور اُس دن ہمارا کوئی عذر نہیں جس دن تمام لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہونگے۔"

اور اسی کتاب مطبوعہ صدیقی لاہور کے صفحہ ۴۲ میں فرماتے ہیں کہ

"بیشک تمام جماعت فقہاء نے اپنی تقلید سے اور غیر کی تقلید سے منع کیا ہے۔"

اور اسی صفحہ میں یہ بھی فرماتے ہیں کہ

"پس اگر تقلید جائز ہوتی تو اس جماعت صحابہ میں سے ہر ایک تقلید کیلئے غیر کی نسبت زیادہ سزاوار تھا۔"

حجۃ اللہ البالغہ مطبوعہ صدیقی صفحہ ۱۲۷ میں تقلید پر اڑے رہنے والوں کیلئے فرماتے ہیں کہ

"نیت یہ ہونی چاہئے کہ جب صحیح حدیث خلاف اپنے امام کے ظاہر ہو جسکی تقلید کی ہے تو تقلید چھوڑ دیگا اور حدیث پر عمل کریگا۔"

اور انہی بزرگ کے صاحبزادے شاہ عبدالعزیز صاحبؒ اپنی تفسیر عزیزی مطبوعہ مجتبائی صفحہ ۲۰۳ میں تحت آیت "ما الفینا علیہ آباءنا" (ہم چلینگے اُس پر جس پر پایا اپنے باپ دادوں کو) فرماتے ہیں۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ

"اس آیت میں اشارہ ہے ابطال تقلید کا۔ دو طرح پر [illegible] ہے کہ مقلد سے پوچھا جائے

AsliAhleSunnet.com

کہ تو جس کی تقلید کرتا ہے تیرے نزدیک وہ محقق ہے یا نہیں۔ اگر تو اُسکا محقق ہونا نہیں جانتا ہو تو باوجود احتمال ابطال کے اُس کی تقلید کیوں کرتا ہے۔ اور اگر تو اُسکو محقق جانتا ہے تو کس دلیل سے تو اُسکو محقق سمجھتا ہے۔ اگر دوسرے کی تقلید سے اُسکو محقق جانتا ہے تو بحث اُس دوسرے میں چلیگی اور تسلسل لازم آئیگا۔ اور اگر اپنی عقل سے محقق جانتا ہے تو عقل کو تحقیق میں کیوں نہیں صرف کرتا اور تقلید کی بدنامی گوارا کرتا ہے۔ دوم یہ کہ جسکی تو تقلید کرتا ہے اگر اُس نے بھی اس مسئلہ کو تقلید سے معلوم کیا ہے تو تو اور وہ تقلید میں دونوں برابر ہوئے اس کی وجہ فضیلت کیا ہے کہ تو اُسکی تقلید کرتا ہے۔ اور اگر تو نے دلیل کے ساتھ معلوم کیا ہے تو تقلید اُسی وقت ختم ہو جاتی ہے کہ تو نے بھی اُس مسئلہ کو اُس دلیل سے معلوم کر لیا۔ ورنہ تو اُس کا مخالف ہوگا نہ اُس کا مقلد۔ کیونکہ جب تو نے بھی اُس مسئلہ کو دلیل سے معلوم کر لیا ہے تو تقلید جاتی رہی۔ فافہم وتدبر۔"

مولانا! انصاف اور دیانت داری سے فرمائیگا کہ شاہ ولی اللہ صاحب اور اُن کے صاحبزادے شاہ عبدالعزیز صاحب رحمہم اللہ تعالےٰ کے ان مذکورالصدر اقوال سے اس خاندان کا مقلد ہونا ثابت ہوتا ہے یا غیر مقلد؟ دنیز یہ بھی فرمائیگا کہ اگر ان حضرات کے ایسے صاف اور صریح ارشادات کے باوجود بھی اس خاندان کے بزرگان آپ کے نزدیک غیر مقلد نہ تھے بلکہ مقلد ہی تھے تو غیر مقلدیت اور کس کو کہتے ہیں؟ اور کن اعمال و افعال کی بنا پر اہلحدیثوں کو غیر مقلد کہا جاتا ہے؟ شاہ صاحبان رحمہم اللہ کے مذکورہ بالا ارشادات و اقوال کے خلاف پیروان مذہب اہلحدیث اور دیگر کونسی بات کہتے ہیں جو آپ کے نزدیک قابل مدافعت، مقابلہ رد و جواب ہے۔

اب آپ ہی انصاف فرمائیے کہ صرف زبانی اور غالبًا تبرکًا بزرگان دین کا مداح و ثناخوان ہونا۔ اور اُن کے ارشادات و ہدایات کو قبول اور پسند نہ کرنا بلکہ اُلٹے اس مذہب پر چلنے والے اہلحدیثوں سے نفرت و بیزاری کا اظہار اس طرح کرنا جیسا کسی نے اس سے پیشتر کسی نصراللہ نامی اہلحدیث کی جوش مخالفت میں یہ شعر کہکر کیا تھا ؎

زنصراللہ چناں بیزار مانم
کہ در قرآن اذا جاء نخوانم

کیا یہی دینداری اور دیانتداری کی بات ہے؟ اور کیا یہی آپ کو بھی لائق و زیبا ہے؟ ہرگز نہیں۔

(احقر ابو محمد عبدالقادر از جکر دھر پور)

قابل توجہ اعیان اہلحدیث

مولانا المکرم والمحترم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ تکلیف دہی اور سمع خراشی کی معافی مانگ کر میں حسب ذیل امور کی طرف جناب کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

(۱) اب تک واقعات اور مشاہدات یہ رہے ہیں کہ اہل حدیثوں نے دوسرے فرقہائے کے کاموں میں حصہ لیا یا مدد دی ہے۔ مثلاً خلافت کمیٹی۔ یا جمعیۃ العلماء وغیرہ۔ مگر اپنی من حیث المجموع حالت درست کرنے کی طرف کبھی خاص توجہ نہیں کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ جماعت کی مردم شماری بڑھنے کی بجائے گھٹ رہی ہے اور اشاعت و تبلیغ کتاب وسنت کا نہ کوئی معقول انتظام ہے نہ اسکی طرف کوئی خاص توجہ۔ درآنحالیکہ قادیانی دونوں پارٹیاں اپنی بھٹکی ہوئی بھیڑوں میں سے لئے چلی جا رہی ہیں۔ عیسائی بھی ہمیں نام نہاد مسلمانوں میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ اور آریہ بجلیاں بھی ہمارے ہی خرمن ایمان کو برباد اور سوختہ کر رہی ہیں۔ تاہم اہلحدیثوں کے متعلق یہ کہنا شاید زیادہ مبالغہ نہ ہوگا کہ "چناں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند"

(۲) زندہ قومیں ہر پہلو پر زندگی کا ثبوت دیتی ہیں قادیانیوں کی تعداد باوجود قلیل ہونے کے ان کو مدارس کئی اور اچھی حالت میں چل رہے ہیں۔ عیسائی مشن مدارس بھی اپنا کام پورا انجام دے رہے ہیں۔ ان سب سے بڑھکر آریہ مدارس بھی کام کر رہے ہیں۔ بعض بعض تو علے الاعلان بلا فیس تعلیم دے رہے ہیں۔ حضرت شیخ الکل میاں صاحبؒ کے نبیرہ مولوی عبدالسلام صاحب مرحوم کے بڑے صاحبزادے شیخ الاسلام دہلی کے ڈی۔ این سکول میں بلا فیس آٹھویں جماعت میں تعلیم پا رہے ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ مچھلی کے جائے تیرنے سے کورے۔ اللہ نہ کرے کہ اس مدرسہ کی تعلیم کے پردے میں اس خاندان کو کوئی شدید ترین صدمہ برداشت کرنا پڑے۔ برادران احناف کے بھی اچھے بُرے کچھ نہ کچھ تھوڑے بہت مدرسے ہیں۔ مگر ہم بدنصیبوں کی اولاد کہاں جائے؟ یہ سوال آپ سے ہے۔

(۳) عیسائی و آریہ یتیم خانے جا بجا موجود ہیں جنمیں کے بھی کچھ نہ کچھ ہیں۔ ہمارے یتامیٰ کس میں داخل ہو کر دین حق کے متبع بن اور رہ سکتے ہیں۔

(۴) ہماری بیوائیں جو کس مپرسی کی حالت میں ہیں وہ اپنا یا اپنے بے باپ کے چھوٹے چھوٹے بچوں کا پیٹ پالنے کیلئے عصمت فروشی کریں یا دین فروشی؟ یہ سوالات جن کا جواب جناب سے بحیثیت صاحب اثر اور عالم و رہنماء اہلحدیث کے مطلوب ہے۔

اگر جناب اِدھر توجہ فرمائیں تو کانفرنس کو بھی ضرور توجہ ہو گی۔ اور شروع میں چھوٹے پیمانہ پر مثلاً ابتدائی چوتھی یا پانچویں جماعت تک کسی مقام پر ایک مدرسہ کا افتتاح ہو جسمیں اُردو۔ حساب۔ فارسی۔ انگریزی وغیرہ کے ساتھ ساتھ کلام اللہ واحادیث کی تعلیم بالمعنی ہو اور اعتقادات و اخلاق کی درستی کا خاص انتظام اور نگہداشت رکھی جائے۔ اور اس کو بڑھا کر جلد سے جلد کم از کم مڈل اسکول تک پہنچایا جائے تاکہ حالت ابتدائی میں ہم اپنے بچوں کو پورا عامل بالقرآن والحدیث بنا سکیں۔ ہمارے بچے حنفی مکاتب میں حنفی حافظوں سے تعلیم پاکر حدیث کی وقعت کو محو کر رہے ہیں۔ اور ہم ادھر راغب نہیں کہ اپنے بچوں کو دینی مدارس میں بھی کچھ تعلیم دلائیں۔ لہٰذا اگر عمل بالقرآن والحدیث کی ہمارے قلوب میں کچھ وقعت ہے تو اس کی بقاء کا انتظام جلد سے جلد ہونا چاہئے۔ اور یہ آپ کر سکتے ہیں۔

مولانا! میں نے مانا کہ آپ عدیم الفرصت ہیں مگر میں عرض کرونگا کہ اگر دین حق سے ہم کو محبت ہے تو یہ کام آپ کو کرنا ہوگا [illegible]

AsliAhleSunnet.com

ہرگز نہیں دے سکتے جو بچپن کی تربیت اور تعلیم دے سکتی ہے۔ اور یہی مستقل مستحکم اور آہنی بنیاد ہے۔ آپ سے اس کے متعلق زیادہ کہنا سورج کو چراغ دکھانا ہے۔

میں سچ عرض کروں کہ میں تو اہلحدیثوں سے کچھ مایوس سا ہوتا جاتا ہوں۔ اور آپ کی خدمت میں قوم کے لئے یہ آخری اپیل ہے۔ اس کے بعد پھر میں عام کام کرونگا اور میرا منتہائے نظر کسی ایک پر نہ ہوگا سو اسلئے رو تھو رہے ہیں کہ منائے کوئی! مدیر)

مولانا! فتنۂ قباب پر نظر ڈالئے حنفی لیڈروں کی ذہنیت کا اندازہ فرمائیے اور "یحلفون باللہ انھم لمنکم وماھم منکم ولکنھم قوم یفرقون" پر خیال فرمائیے۔ کار خود کن کار بیگانہ مکن۔ بس اب "حنیف" پر غور و تدبر فرما کر ایک رخ اختیار فرمائیے۔ اسی میں اتحاد ہے اسی میں امن عالم ہے۔ اور یہی "توحید" کا "حنیف" کا اور "اسلام" کا راز ہے۔ لکم دینکم ولی دین پر ہمارا عمل ہو۔ اور اللہ کے دین کی اشاعت و تبلیغ اور اپنی جماعت کی فلاح و بہبود ہمارا شیوہ ہو۔ اسی میں ہماری جیت ہے۔ اختلاف عقائد و مسلک ہی باعث فتنہ و فساد اور باعث فتنہ و فساد ہے۔ اور ہم اعتقادی ہم خیالی ہی اتحاد اور باعث امن و امان ہے اسلام دنیا میں ہم اعتقادی اور ہم خیالی ہی پیدا کرنے تو آیا تھا۔

مولانا! ہمارے لئے تین ہی تو کام ہیں۔ (۱) دعوۃ الی الخیر (۲) امر بالمعروف اور (۳) نہی عن المنکر۔ جس قوم میں یہ تینوں کام بند ہوں کیا وہ زندہ رہنے اور دنیا میں عزت اور آخرت میں مغفرت کی مستحق ہے ؎

"خیز کہ شد امتِ احمد خراب"

والسلام خیر الختام۔

(خادم الاسلام محمد عبد الغفار الخیری عفا اللہ عنہ از دہلی)

خط و کتابت

کے وقت نمبر خریداری لکھنا بہت ضروری ہے

علماء اہلحدیث سے سوال

علماء احناف مصافحہ بالیدین کے اثبات میں سلطان المحدثین امام بخاری علیہ الرحمہ کی تبویب (باب المصافحۃ و باب الاخذ بالیدین) اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کفی بین یدیہ اور حضرت حماد بن زید کا اثر (صافح حماد بن زید ابن المبارک بیدیہ) پیش کرتے ہیں۔ اور یہ اُن کی منجملہ تمام دلیلوں کے قوی و مستحکم دلیل ہے۔ اگرچہ اس کا جواب متعدد بار علماء اہل حدیث کی طرف سے ہو چکا ہے مگر وہ بچند وجوہ چنداں مفید و تسلی بخش نہیں ہے اس لئے مندرجہ ذیل سوال اخبار ہذا میں اشد ضرورت کی بنا پر شائع کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ علماء اہلحدیث اس طرف خاص توجہ مبذول فرمائینگے۔ اور بہت جلد مدلل و جامع و مانع جواب شائع فرمائینگے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

وھو ھذا

صحیح بخاری سے دو ہاتھ کے مصافحہ کا مسنون ہونا ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں پہلے باہیں لفظ باب منعقد کیا ہے۔ "باب المصافحۃ" اور اس میں حدیث "کفی بین کفیہ" کو تعلیقاً ذکر کیا ہے۔ اور حدیث "ان کانت المصافحۃ فی اصحاب النبی صلعم قال نعم" اور حدیث "کنا مع النبی صلعم وھو اخذ بید عمر الخطاب" کو اصولاً ذکر کیا ہے۔

پھر اس کے بعد ایک باب بایں لفظ منعقد کیا ہے "باب الاخذ بالیدین" اس باب میں حماد بن زید کا اثر (صافح حماد بن زید بن المبارک بیدیہ) ذکر کیا ہے۔ پھر حدیث "کفی بین کفیہ" کو موصولاً ذکر کیا ہے۔

امام بخاری کے اس صنیع سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری کا مقصود پہلے باب سے مطلق مصافحہ کی سنیت۔ اور دوسرے باب سے دونوں ہاتھ کے مصافحہ کی سنیت کا ثابت کرنا ہے۔ اور اس تقدیر پر حماد بن زید کے اثر کو دوسرے باب کے مناسب و مطابق ہونا صاف ظاہر ہے۔ و نیز حدیث "کفی بین کفیہ" کو دوسرے باب میں موصولاً ذکر کرنے کی وجہ یہی ظاہر ہے۔

اور علامہ ابن حجرؒ اور علامہ قسطلانیؒ نے جو یہ لکھا ہے کہ

"چونکہ ہو سکتا کہ اخذ بالیدین بغیر حصول مصافحہ کے ہو۔ اس لئے امام بخاری کا باب بلفظ باب الاخذ بالیدین منعقد کیا"

صحیح نہیں۔ کیونکہ اس تقدیر پر اس باب میں حماد بن زید کے اثر کو ذکر کرنا بالکل بے سود ہے بلکہ اصل مقصود کے منافی و سخت مزاحم ہوتا ہے و نیز اس تقدیر پر لفظ "بالیدین" بصیغۂ تثنیہ لانے کی کوئی وجہ نہیں۔

اور بعض اہل علم نے حماد بن زیدؒ کے اثر کے متعلق یہ لکھا ہے کہ

اورد البخاریؒ فیہ اثر حماد بن زید

سو یہ محض دعوےٰ بلا دلیل ہے و نیز ظاہر کے بالکل خلاف ہے۔ اور ہاں امام بخاریؒ کے صنیع مذکور سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے کف کا آنحضرت صلعم کے دونوں کفوں میں ہونا علےٰ سبیل المصافحہ تھا۔

بینوا توجروا

(سائل ابو عبد اللہ محمد احمد الاعظمی عفا اللہ عنہ)

"الحدیث"

کی توسیع اشاعت میں کوشش کرنا آپ کا اخلاقی فرض ہے

کیا آپ نے کچھ کوشش کی ہے

AsliAhleSunnet.com

فتاوی

اطلاع قلمی فتوے حاصل کرنے کیلئے لفافہ پر اپنا پتہ خود لکھکر بھیجیں۔ قلمی اور مطبوعہ جواب ہر دو کی صورت میں ایک آنہ (۱ر) فی مسئلہ غریب فنڈ کیلئے آنا چاہئے۔ فرائض (تقسیم حصص) میں فی لبطن ۸ر غریب فنڈ میں آنے چاہئیں۔

س ع ۳۱ } عامل بالحدیث جو کہ تقلید شخصی کا قائل نہیں جس کے اعتقاد کا مدار فقط حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو۔ اور وہ خود کو ائمہ اربعہ رحمہم اللہ میں سے کسی ایک کی بھی جانب منسوب نہیں کرتا۔ بلکہ خود کو "اہلحدیث" کہلاتا ہے۔ کیا یہ بدعت نہیں؟ اور اس سے ایک نیا فرقہ اسلام میں پیدا نہیں ہوتا؟ خدائے پاک نے ہم کو قرآن مجید میں "مسلم" اور "مسلمان" کے پیارے لقب سے یاد کیا ہے" اتنا بس نہیں؟ کیا خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم "تابعین یا تبع تابعین رحمہم اللہ تعالےٰ میں سے کسی نے اپنے کو "اہلحدیث" کہلایا ہے۔ پھر یہ کیسے جائز ہو سکتا ہے؟

(محمد علی عباس از جنوبی افریقہ)

ج ع ۳۱ } "اہل حدیث" میں جو لفظ حدیث ہے اس کا مضاف الیہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ پس معنے اس لقب کے یہ ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعلیم پر عمل کرنے والے۔ یہی معنے مسلم کے ہیں۔ دیگر فرقوں کی نسبتیں اسطرف نہیں۔ آپ خود دیکھ لیں حنفی اور شافعی وغیرہ کے کیا معنے ہیں؟ ان بزرگوں کیطرف منسوب ہیں۔ اسلئے یہ لقب ایک جدید فرقہ پیدا کرتے ہیں۔ اہلحدیث کا لقب جدید فرقہ پیدا نہیں کرتا۔

رہا یہ سوال کہ یہ لقب پہلے نہ تھا اب کیوں رکھا گیا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اسلام میں جب مذاہب مختلف ہوئے تو ایک فریق اسوقت بھی ایسا تھا جس کا یہی دعوے تھا کہ ہم مذہبی امور میں کسی اور کی ہدایت نہ سنینگے نہ عمل کرینگے بلکہ خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم بصورت قرآن وحدیث ہماری نصب العین رہیگی۔ چونکہ قرآن مجید سب میں مشترک تھا اور حدیث ہی مابہ الامتیاز چیز تھی اسلئے اس گروہ کا نام اصحاب الحدیث یا اہل الحدیث مشہور ہو گیا۔ پس یہ اہل حدیث علمی امتیازی لقب ہے مسلمان مذہبی لقب ہے۔ درحقیقت ان دونوں کا مصداق ایک ہی ہے۔

س ع ۳۲ } خطبہ جمعہ میں کسی بادشاہ کا اپنے یا کسی دوسرے بادشاہ کا نام لیکر دعا مانگنا شرع شریف میں آیا ہے؟ خلفائے راشدین کے زمانہ میں بالیان خلفاء جو کہ اپنے ضلع کے حاکم اور خطیب بھی ہوا کرتے تھے۔ کیا وہ اپنے زمانہ کے خلیفہ کا نام لیکے دعا کیا کرتے تھے؟ (سائل مذکور)

ج ع ۳۲ } کسی حدیث میں نہیں آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہو یا کسی خلیفہ راشد نے کیا ہو۔ ہاں جب متغلبہ کا قبضہ اور تصرف ہوا جو بجبر حکومت کرتے تھے تو انہوں نے یہ رواج دیا کہ خطبوں میں ہمارا نام لیکر دعا کیا کرو۔ جس کی غرض ان کی یہ تھی کہ ہماری حکومت کا تذکرہ اور رعب دلوں میں بڑھتا رہے اور قائم رہے ورنہ کوئی دینی حکم یا مذہبی رسم نہیں۔ ہاں دعا کرنی ہو تو اس طرح کریں۔

اللھم انصر من نصر دینک

(یا اللہ تو اسکی مدد کر جو تیرے دین کی مدد کرتا ہے)

س ع ۳۳ } بمطابق حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم قبروں پر عمارت تعمیر کرنا۔ گنبد بنانا آرائش وزیبائش کرنا اور چراغ جلانا حرام ہے۔ اس پر عمل کرتے ہوئے سنت کے پکے نجدی بھائیوں نے مکہ معظمہ ومدینہ منورہ کو گنبدوں سے پاک کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق اصحاب کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کو حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا میں دفن کیا۔ جسطرح کہ اور انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی جائے وفات میں دفن ہوتے آئے ہیں۔ تمام پیغمبر مع خاتم المرسلین نہایت سادگی سے زندگی بسر فرماتے تھے۔ ان کے مکانات بھی کچی اینٹوں اور مٹی سے بنے ہوئے ہوتے تھے۔ اور وہ ان میں دفن ہونے کے بعد حوادث زمانہ سے مکانات کچے ہونے کے سبب گر پڑے ہونگے اور برباد ہو گئے۔ آج ہزار ہا پیغمبروں میں سے بہتوں کی قبروں کا نشان بھی باقی نہیں۔ سوائے ہمارے رسول مقبول علیہ السلام کا حجرۂ مبارک بھی کچی اینٹوں اور گارے کا بنا ہوا تھا۔ وہ بھی بارش اور ہوا کے زور سے گر پڑا ہوگا۔ اب یہ جو پختہ عمارت قبر مقدس پر بنائی ہوئی ہے اس فعل کا کون موجد ہے؟ اور کس زمانہ میں بنائی گئی؟ براہ کرم اس کی تاریخ لکھئے۔ (سائل مذکور)

ج ع ۳۳ } ۶۷۸ھ تک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر کوئی قبہ نہ تھا۔ اس کے بعد ملک منصور صالحی کے زمانہ میں قبہ بنا۔ (کتاب وفاء الوفاء تاریخ مدینہ)

(عمار، داخل غریب فنڈ)

حدیثی سوال | ہر سہ مندرجہ ذیل احادیث پیش خدمت کر کے انکے متعلق استفسار بناظرین ہے کہ آیا یہ صحیح احادیث ہیں یا ان میں کچھ نقص ہے۔ پس براہ کرم اخبار اہلحدیث میں درج فرما کر جواب باصواب سے ممنون فرمائیں۔ (خریدار ۶۴۷۵)

(۱) عن عبد اللہ ابن فضالۃ عن ابیہ قال علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفیما کان علمنی حافظ علی الصلوٰۃ الخمس قال قلت ان ھذہ الساعات لی فیھا اشغال فمر لی بامر جامع اذا انا فعلتہ اجزء عنی فقال حافظ علی العصرین وما کانت من لغتنا فقلت ما العصران؟ قال صلوٰۃ قبل طلوع الشمس وصلوٰۃ قبل غروبھا۔ (اخرجہ ابوداؤد۔ تیسیر الوصول باب وجوب الصلوٰۃ)

(۲) عن عبد اللہ ابن عمر قال واللہ لقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیکونن بین یدی الساعۃ الدجال کذابون ثلاثون او اکثر قلنا ما اٰیاتھم قال ان یاتوکم بسنۃ لم تکونوا علیہا لیغیروا بھا سنتکم ودینکم فاذا رایتموھم فاجتنبوھم وعادوھم (رواہ الطبرانی۔ مجمع الزوائد باب ماجاء فی الکذابین)

(۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکلم

AsliAhleSunnet.com

ملکی مطلع

سوراج پارٹی اور ہندو پارٹی

فرقہ وارانہ انتخاب کی مخالفت
اور
تائیدی عمل

"منکرِ مے بودن و ہمرنگِ مستاں زیستن"

ہندو آریہ اخباروں اور لیڈروں کی تحریریں اور تقریریں پڑھنے اور سننے سے جو حیرانی ہمیں ہوتی ہے ہمارا خیال ہے کہ ہر غیر جانبدار ناظر کو ایسی ہی حیرانی ہوتی ہوگی۔ ان تقریروں اور تحریروں کے پڑھنے اور سننے سے ہم افسوس کے ساتھ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ہمارا ملک ہندوستان اسی غلامی کیلئے پیدا ہوا ہے اور اسی میں رہیگا۔ الّا ان یشاء اللہ۔

ہندو لیڈروں اور ہندو اخباروں کی وحدت پسندی کے مضامین دیکھے جائیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستانی قومیت میں ان کو دوئی خواب میں بھی نظر آئے تو پریشان کر دیتی ہے۔ حالانکہ عمل ان کا یہ ہے کہ سوراج پارٹی جس کے اکثر ممبر ہندو اور بہت قلیل مسلمان ہیں ہندو لیڈروں خاصکر پنجاب کے ہندو لیڈروں نے اُس پارٹی کی محض اسی لئے مخالفت کی کہ یہ لوگ خاص ہندو مفاد کے حامی نہیں ہیں۔ کیونکہ سوراج پارٹی کی نگاہ میں ملک ہندوستان کی بہتری مدنظر ہے اور یہ بعینہ وہ چیز ہے کہ ہندو لیڈر اور ہندو اخبار فرقہ وارانہ تفرقہ مٹاکر جسکی تصویر ملک کے سامنے لایا کرتے ہیں لیکن جب عملی طور پر سوراج پارٹی نے وہی لائحہ عمل پیش کیا تو عموماً و خصوصاً ہندو لیڈروں اور ہندو اخباروں نے انکی مخالفت کی۔ یہانتک کہ پنجاب اور یو۔پی کے دو پُرانے ہندو لیڈروں لالہ لاجپت رائے جی اور پنڈت مدن موہن مالویہ جی نے جی کھولکر سوراج پارٹی کی مخالفت کی۔ یہانتک کہ صاف صاف کہا گیا کہ سوراجیوں کے حق میں ووٹ نہ دو ان کے سوا جس کو چاہو۔ یعنی غیر سوراجیوں میں سے جس ہندو ممبر کو چاہو ووٹ دو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہندوؤں میں بعض ایسے لوگ ممبر ہو گئے ہیں جن کی ملکی خدمت محض صفر ہے بلکہ بوقت تنگی کے پبلک روش کے بالکل خلاف چلتے تھے۔

امرتسری ہندوؤں کی ذہنیت ہم اپنے شہر امرتسر کی حالت کا نہایت حسرت اور افسوس کے ساتھ ذکر کرتے ہیں کہ یہاں ہندوؤں کے تین امیدوار تھے جن میں ایک ڈاکٹر ست پال تھے جن کی خدمات ملکی کا کسی زمانہ میں یہ اثر تھا کہ سارے ہندو آپ پر فدا تھے اور آپ کی قربانی پر فخر کرتے تھے جلیانوالہ باغ کا مشہور واقعہ جنکی گرفتاری کا نتیجہ تھا، وہی ڈاکٹر چونکہ کانگریس کے ٹکٹ پر امیدوار کھڑے ہوئے تھے، لالہ جی اور مالویہ جی کی تعلیم سے ہندو قوم نے اُن کو ایسا گرایا کہ نہ صرف فیل ہوئے بلکہ اُن کے پرچوں کی تعداد اتنی کم رہی کہ ان کی ضمانت بھی ضبط ہو گئی[1]۔

امرتسری ہندو باشندو! اگر قومی خادموں کی یہی بے قدری کرو گے تو آئندہ قومی خدمت کون کریگا۔ کیا ست پال امرتسر کے ہندوؤں کی طرف منہ کر کے یہ نہ کہتا ہوگا ؎

وفا کے واسطے میری تلاش ہوتی ہے
کوئی زمانہ میں جب دوسرا نہیں ملتا

دارالمصنفین کی مدد آپ کیونکر کر سکتے ہیں؟

دارالمصنفین گیارہ سال سے قائم ہے اور اس زمانہ میں اُس نے اپنی خاموش علمی خدمات کی بدولت عام اعتماد اور خاص امتیاز کے حاصل کرنے میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ اس عرصہ میں سیرت نبوی کی اہم و ضخیم تین جلدوں کے علاوہ اُس نے مختلف علوم و فنون پر ۲۷ کتابیں شائع کی ہیں۔ اور رسالہ "معارف" کے ذریعہ ماہوار علمی خدمات ادا کر تا رہا ہے۔ تصنیف و تالیف کیلئے جس سرو سامان کی ضرورت ہے ان میں اس کا ایک خاص پریس ہے، کتب خانہ ہے، اور رفقاء و فیلوز کے رہنے کے مکانات ہیں۔ اور ان کے علاوہ ہر سال وہ بسلسلہ تعمیر کچھ نہ کچھ اضافہ کرتا رہتا ہے۔ لیکن کبھی قوم نے اسپر بھی غور کیا ہے کہ آخر وہ عام قومی چندے کے بغیر جس پر ہندوستان کی عام تعلیمی۔ علمی اور مذہبی درسگاہوں کی بنیاد ہے کیونکر اپنی ضروریات کو پورا کر سکتا ہے۔

ہم نے ابتک یہ کوشش کی ہے کہ قوم کے دماغ کو اس قسم کی زحمت سے محفوظ رکھیں۔ لیکن اب اس کو کتب خانہ کیلئے ایک عمارت کی سخت ضرورت ہے۔ کیونکہ اب تک اسکے کتب خانہ کیلئے کوئی مستقل عمارت موجود نہ تھی بلکہ مولانا شبلی مرحوم کا خاص سکونتی بنگلہ کتب خانہ کا کام دیتا رہا ہے۔ لیکن اب وہ اس ضرورت کیلئے ناکافی اور قابل اصلاح ہے اسلئے اسمیں معتدبہ اضافہ اور مرمت کی سخت ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔

بایں ہمہ ہم سردست تمام قوم سے اس کے لئے عام چندے کی درخواست کرنا مناسب نہیں سمجھتے۔ البتہ قوم کے برگزیدہ اصحاب جو علوم و فنون سے خاص دلچسپی رکھتے ہیں اس کے رکن اول بنکر اپنی علمی دلچسپی کے اظہار کے ساتھ اس کی اعانت بھی کر سکتے ہیں۔ اس قسم کے بزرگوں کو عــــہ سالانہ کی رقم ادا کرنی پڑتی ہیں۔ اور اس رقم کے ادا کرنے کی بعد دارالمصنفین اپنی سال بھر کی تمام تصانیف اور رسالۂ "معارف" ہدیۃً ان کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔ بہت سے بزرگوں نے ہماری درخواست کے بغیر یہ علمی اعزاز حاصل کیا۔ اور اب ہم اس قسم کے پانچسو بزرگوں کو اور اس زمرہ میں شامل کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ اور امید کرتے ہیں کہ علم دوست اصحاب اسکو قبول فرماکر ایک خاموش کام کرنے والی علمی مجلس کی اس اہم علمی ضرورت کی تکمیل میں شوق کے ساتھ شریک ہوکر اخیر دسمبر تک زر رکنیت روانہ فرمائینگے تاکہ جنوری سنہ ۱۹۲۷ء سے اُن کا نام ارکان کے رجسٹر میں درج کر لیا جائے۔

(سید سلیمان ندوی ناظم دارالمصنفین اعظم گڑھ)

[1] امیدواران کونسل سے کچھ رقم بطور ضمانت جمع کرائی جاتی ہے۔ پرچہائے داخلہ چھٹے حصہ سے کم پائیں تو ضمانت ضبط ہو جاتی ہے ۱۲

تقسیم میراث - تفسیر وراثت کا بیان نہایت آسان طرز پر۔ قیمت ۴/ (منیجر اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

نارنگی کے شگوفوں کا جھڑنا

نارنگی کے کاشتکاروں کو مشورہ

(از محکمۂ اطلاعات پنجاب گورنمنٹ)

محکمہ زراعت پنجاب کو اس امر کی اطلاع دی گئی تھی کہ امرتسر میں نارنگیوں کے شگوفوں کے گر جانے سے پھلوں کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے۔ محکمہ مذکور نے اسکے متعلق تحقیقات کیلئے جو افسر مقرر کئے اُن کا بیان ہے کہ نارنگی کے شگوفوں کے جھڑ جانے کی بہت سی وجوہ ہیں۔ نارنگی کے درخت پر قدرتاً اتنے شگوفے ہوتے ہیں جنکی دراصل ضرورت نہیں ہوتی۔ اور جب یہ فالتو شگوفے گر پڑتے ہیں تو بعض اوقات اناڑی باغبانوں کو یہ دھوکا ہوتا ہے کہ ان کا نقصان ہو رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بہت سے غیر ملکوں میں نارنگی کے فالتو شگوفے بہت سے مقاصد مثلاً نارنگی کا عطر اور ٹنکچر طیار کرنے اور دیگر ادویاتی روغن بنانے کے کام آتے ہیں اور اس سے پھلوں کی قدرتی نشو ونما کو ذرہ بھی نقصان نہیں پہنچتا۔ جن اسباب سے نارنگی کے شگوفے گرنے کی بیماری پیدا ہوتی ہے ان میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) ماہ دسمبر یا ماہ جنوری کے پہلے نصف حصہ میں جب پھل اُتارا جاتا ہے اور اس کے بعد جب ماہ مارچ میں نئے شگوفے پھوٹتے اور پھل لگنے شروع ہوتے ہیں، درختوں کو کوئی پانی نہیں دیا جاتا بالفاظ دیگر دسمبر کے آخر اور ماہ مارچ کے درمیان درختوں کو پانی دینا ضروری ہے۔

(۲) نارنگی کے باغوں میں کھاد ڈالنے کا جو طریقہ رائج ہے وہ ناقص ہے۔ ماہ فروری میں شہروں کی تازہ کھاد درختوں کے تنوں کے ارد گرد انباروں کی صورت میں جمع کر دی جاتی ہے جس سے غیر معمولی حرارت پیدا ہوتی ہے۔ اور اگر اس عرصہ میں درختوں کو پانی نہ دیا جائے تو پہلے تو درختوں میں غیر معمولی افراط سے شگوفے لگتے ہیں۔ اور پھر ان کی کثیر مقدار بغیر پھل پیدا کئے گر جاتی ہے۔

(۳) "سوکھے ٹیلے" (ودرٹپ) کی بیماری جس سے شگوفے پژمردہ ہو کر گر پڑتے ہیں۔

(۴) صاف کاشت کی بجائے کثیف و غلیظ کاشت کرنا۔

(۵) بعض باغوں میں خالص گندی نالی کے پانی سے آبپاشی کرنا۔

مذکورہ بالا اسباب کے علاوہ شگوفے جھڑنے کا یہ باعث بھی ہے کہ درخت قریب لگائے جاتے ہیں جس سے آفتاب کی گرمی درختوں تک نہیں پہنچ سکتی۔ اور ہوا کی آمد و رفت میں خلل واقع ہوتا ہے علاوہ ازیں پانی دینے کا طریق بھی درست نہیں ہوتا اور مصنوعی کاشت کا عمل برتا جاتا ہے۔

امید ہے کہ صوبۂ پنجاب میں جو لوگ نارنگیوں کی کاشت کرتے ہیں وہ مذکورہ بالا واقفیت کو دلچسپی سے پڑھینگے۔

ابھی تک اس معاملہ کی مزید تحقیقات جاری ہے جس کے نتائج کا انتظار کیا جا رہا ہے۔

پولیس کے خلاف تادیبی کارروائی

سرکاری اطلاع

مندرجہ ذیل مقدمہ کے حالات جس میں دو ہیڈ کنسٹبلوں اور ۴ پیادہ کنسٹبلوں کے خلاف مقدمہ دائر کیا گیا اور انہیں استحصال بالجبر کے جرم میں سزا دی گئی۔ عوام کی آگاہی کیلئے شائع کئے جاتے ہیں۔

گذشتہ ماہ اگست میں صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس انبالہ کو یہ اطلاع ملی کہ دو ہیڈ کنسٹبلوں اور چار پیادہ کنسٹبلوں نے بعض اشخاص سے زبردستی رشوت حاصل کی ہے۔ الزامات کے متعلق تحقیقات کرنے کے بعد سپرنٹنڈنٹ صاحب نے ان ۶ کنسٹبلوں کو معطل کرنے اور ان پر مقدمہ چلانے کا حکم صادر کر دیا۔

اس مقدمہ کا یہ نتیجہ نکلا کہ ۶ میں سے ۵ ملزم مجرم ثابت ہوئے۔ ان میں ہر ایک کو زیر دفعہ ۳۲۷ تعزیرات ہند (زخم لگانا) کے مطابق ۱½ سال کی قید اور ایک سو روپیہ جرمانہ۔ اور زیر دفعہ ۳۸۴ تعزیرات ہند (استحصال بالجبر) کے ماتحت ۱½ سال کی قید باشقت اور ۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔ وصول شدہ جرمانہ میں سے مبلغ دو سو روپے شکایت کنندگان کو دئے جائینگے۔

مومن کانفرنس

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ "جمعیۃ المومنین کلکتہ" کے دوسرے سالانہ اجلاس کے موقع پر کلکتہ میں "مومن کانفرنس" ۲۵-۲۶ دسمبر ۱۹۲۶ء یوم شنبہ و یکشنبہ کو بڑے دن (کرسمس) کی تعطیل میں ہونے والی ہے۔ گذشتہ سال سے زیادہ اس مرتبہ بیرونجات کے افراد قوم کے شرکت کی امید ہے۔ یہ جلسہ ہندوستان کی قوم مومن کا مرکز اور عظیم الشان اجتماع کا موقع ہوگا۔ تمام ہندوستان کے افراد قوم کو دعوت دیجاتی ہے کہ وہ اس سالانہ قومی کانفرنس میں شریک ہو کر اراکین جمعیۃ کو ممنون فرمائیں۔

بیرونجات کے اصحاب تاریخ کانفرنس سے ایک ہفتہ پیشتر اپنی روانگی وغیرہ سے اطلاع دیں تاکہ اُن کے استقبال اور طعام و قیام کا انتظام مجلس استقبالیہ درست رکھے۔

نوٹ } جو صاحب جمعیۃ المومنین کلکتہ کے ممبر ہونا چاہیں وہ صرف ۴؍ سالانہ چندہ ادا کر کے ہو سکتے ہیں۔ جو صاحب استقبالیہ کمیٹی کے رکن بننا چاہتے ہیں وہ ۲؍ ۲۰ دسمبر ۱۹۲۶ء تک داخل کر کے بن سکتے ہیں۔

تجاویز جو کانفرنس میں پیش کرنی ہوں وہ ۲۰ دسمبر ۱۹۲۶ء تک سکرٹری کے پاس پہنچ جانی چاہئیں۔

خادم القوم علی احمد بلند اختر بھاگلپوری سکرٹری
۱۱ ڈمزن لین کلکتہ۔

عربی بول چال

مصنفہ مولانا بشیر الدین۔ قیمت ہر سہ حصہ مکمل عہ [illegible]
محصول علاوہ [illegible]

خلاصۂ اقوال النبی۔ حضور کے اخلاق شریفہ کا بالاختصار بیان۔ قیمت ۲؍ (منیجر اہلحدیث)

متفرقات

تصحیح اہلحدیث مورخہ ۱۰ دسمبر کے صفحہ ۱۵ کالم ۳ پر "دغابازوں سے بچو" کے عنوان کے ماتحت ایک لفظ چھوٹ گیا۔ اُسکو یوں پڑھنا چاہئے۔ "حافظ عبداللہ روپڑی کا بھتیجا لوگوں کو ٹھگتا پھرتا ہے اُس سے بچتے رہو۔" (حکیم عبدالقادر)

انجمن اہلحدیث دینانگر کا سالانہ جلسہ ۲۵-۲۶-۲۷ دسمبر کو ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں سردار اہلحدیث مولانا ثناء اللہ صاحب۔ مولانا ابراہیم صاحب۔ مولانا ظفر علیخان۔ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری مولانا محمد دہلی۔ بابا خلیل داس صاحب۔ مولوی میر محمد بھانبڑی وغیرہ تشریف لاوینگے۔ (محمد علی ناظم انجمن)

رسالہ النجم شیعوں کے مقابلہ میں مذہب سنت کی حمایت کرنے والا پرچہ لکھنؤ سے جاری ہے مگر اہل سنت کی ناقدری کا ہمیشہ شاکی ہے۔ اہل سنت اصحاب کو اس شکایت کا رفع کرنا ضروری ہے۔ قیمت سالانہ للعہ

قبول اسلام یہاں پانچ ہندوؤں نے اسلام قبول کیا۔ جنکے سابقہ اور جدید نام یہ ہیں۔ لوٹن سنگھ = عبدالرحمن + (۲) سائلو = زینب + (۳) منا = کلثوم + (۴) لچھمی = مریم + (۵) پیارجی = سارہ + نیز ایک ہندو عورت مولانا شاہ رحیم اللہ (عبدالحکیم از بلاد اللہ) کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئی۔ (محمد سلیمان از گوا بار ضلع بستی)

انجمن اہلحدیث مرزاپور کا سالانہ جلسہ ۳۱ دسمبر یکم جنوری کو ہونا قرار پایا ہے۔ مولانا ابوالقاسم بنارسی مولانا محمد دہلوی وغیرہ اصحاب تشریف لاوینگے۔ (خلیل احمد ناظم انجمن مذکورہ)

فتوئے متعلقہ حج قبہ پسندوں نے بطور اظہار ناراضگی حج سے روکنے کی آواز اُٹھائی۔ اُسکے برخلاف علماء عظام سے فتوے لیکر اشتہار کی صورت میں شائع کئے گئے ہیں۔ جو جو صاحب اس فتوے کو شائع کرنے کی تکلیف گوارا کریں وہ پتہ ذیل سے مفت منگالیں (حافظ محمد امین کلکتہ کولوٹولہ اسٹریٹ ۶۸)

یاد رفتگان ہمارے والد مولوی محمد حسین بگیانوی فوت ہوگئے۔ اناللہ۔ (محمد عبداللہ محمد علی از فیروزپور)

ایضاً میرے ماموں منشی شمس الدین صاحب عرصہ تک علیل رہکر ۶ دسمبر کو انتقال فرماگئے۔ اناللہ۔ (خریدار ۹۴۳۲) ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔

جلسہ اہلحدیث کانفرنس
مئو ضلع اعظم گڈھ میں
۱۱-۱۲-۱۳ فروری کو ہونا قرار پایا ہے

پورب کے اہلحدیث خبردار!

دعاء صحت میرا لڑکا عبداللہ عرصہ سے مرض تخیلات میں مبتلا ہے۔ ناظرین کرام سے التماس ہے کہ اُس کے حق میں دعائے صحت فرمائیں اللہ تعالےٰ اُس کو صحت بخشے۔ (حاجی نور محمد زرگر فیروزپور شہر)

اللھم اشفہ بشفائك ودوائه بل دوائك وعافه بفضلك۔

(تصانیف)

"سیرۃ محمدی" یہ کتاب امام ابوجعفر طبری کی کتاب "خلاصۃ السیر فی احوال سید البشر" کا اردو ترجمہ مطول سوانعمریاں نہ دیکھ سکنے والوں کیلئے مفید ہے۔ قیمت ۱۲ ار پتہ (دفتر اخبار محمدی دہلی)

"غیر مقلدین کے مکروفریب" ار "تقویۃ الایمان کی حقیقت" ۳ر "حقیقۃ رواۃ الحدیث" ۲ر یہ تینوں ٹریکٹ گالیوں کا مجموعہ بے علمی کا نمونہ دفتر "الفقیہ" امرتسر سے ملینگے۔

ان رسالوں کی گالیوں کی ایک مثال بادل ناخواستہ ناظرین ملاحظہ کریں۔ لکھا ہے۔ "غیر مقلدین وہابی نجدیوں کے مجتہدوں کو اتنی بھی تمیز نہیں ہے کہ ناک اور گانڈ کے سوراخ میں کیا فرق ہے۔" (حقیقۃ رواۃ صفحہ ۲۵)

اہلحدیث ہم اپنے قصور علم کا اعتراف کرتے ہیں کیونکہ قرآن و حدیث میں اس باریک مسئلہ کا ذکر نہیں۔ یہ ہے ہماری امرتسری فقیہی بارٹی کا علم کلام۔ جس کے جواب دینے پر ہمارے بعض دوست ہم کو توجہ دلایا کرتے ہیں۔ تف اے چرخ گردوں تف!

ضرورت تفسیر مجھے تفسیر ترجمان جلد ۲-۴-۱۳-۱۴ کی ضرورت ہے۔ (محمد حسن از ڈکی بلوچستان)

چندہ امدادی مسجد محمد اسحاق صاحب نے عمہ بھیجکر لکھا تھا کہ کسی مسجد کی تعمیر میں دیدیں۔ میں نے وہ روپئے حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ کی مسجد میں مستری ولی داد مہتمم تعمیر کو دیدئے ہیں۔

غریب فنڈ میں امداد قریباً بند ہے۔ صرف فتوے فنڈ سے کچھ آتا ہے وہ کہاں تک کافی ہوسکتا ہے۔ از فتوے فنڈ للعہ مرسلہ محمد عثمان بنگلور ۸ر باقی سابقہ ۴ر جمع للعہ از سائلین محمد محمود پلٹن ۳/۱۵ عبدالواحد دہلی ۸ر میزان کل للعہ دونوں سائلوں کے نام اخبار جاری کیا گیا قیمت للعہ باقی ۶ر نمبر سائلین (۳) قریب چالیس کے درخواستیں درج رجسٹر ہیں۔

مضامین آمدہ مرسلہ عبدالحلیم۔ از ابوالنعیم محمد داؤد خان محمد ایوب۔ ظل الرحمن۔ منشی محمد داؤد۔ فیض بخش۔ ہدایت اللہ مولوی عصمت اللہ۔ محمد عین الحق۔ بلاول الدین۔

مضامین غیر مقبولہ لو بکڑ دانتوں سود نظم (۲) ... پھر رہی ہے (نظم)

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

مرکزی خلافت کمیٹی کے جلسہ منعقدہ لکھنؤ میں باہمی جنگ وجدل سے وہی کیفیت پیدا ہوئی جو کبھی سورت میں کانگرس کی ہوئی تھی۔ انا للہ۔

وقت آگیا ہے کہ خلافت کمیٹی اپنی اغراض کو صرف ہندوستان میں محدود کردے۔ اور بیرونی جھگڑے جن سے بدمزگی پیدا ہوتی ہے چھوڑ دے۔

ہندوستان کے عطیات ہمیشہ بیرونی نیک کاموں میں جاتے رہے ہیں۔ افغانستان میں ایک شاندار مسجد بنیگی جسکے لئے چندہ جمع کرنے کو افغانی وفد آرہا ہے۔

(ہر کجا چشمہ بود شیریں)

جہاد شام کے حالات فلسطین سے جو آخری اطلاعات آئی ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ جناب عبد الغفار پاشا اطرش، سلطان پاشا اور جبل دروز کے مجاہدین کے سرداروں میں نمائندہ وزارت خارجہ فرانس کے ورود سے جو صورت حالات پیدا ہوئی ہے اسکے متعلق باہم تبادلہ خیالات ہوا تو جبل دروز کے لیڈر نے کہا کہ ہم بڑی خوشی سے نمائندہ فرانس سے ملاقات کرنے اور اس خونریزی کے ختم کر دینے کو تیار ہیں عبد الغفار پاشا نے سویدا ٹرسے ازرق واپس آکر کیا کام کیا اور ان کی واپسی کا مقصد کیا ہے۔ اسکے متعلق مختلف بیانات ہیں۔ لیکن معتبر ترین خبر یہ ہے کہ اُنہوں نے دروزیوں اور نمائندہ فرانس کے درمیان سمجھوتہ کی سعی بلیغ کی ہے۔ مگر کیا کامیابی ہوئی؟ اسکے متعلق بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ مجاہدین دروز کی بڑی جماعت مصالحت پر تیار نہیں ہے۔ اور ایک روایت یہ ہے کہ مجاہدین نے اسکا اعلان کر دیا ہے کہ ہم مصالحت کیلئے تیار ہیں لیکن اسی کے ساتھ ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ سوریہ کی تقسیم منسوخ کردی جائے اور تمام مجرمین کو رہا کردیا جائے قریب کے ممالک سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں اُن سے یقین کیا جاتا ہے کہ نمائندہ فرانس کی اِس سیاحت کا یہ نتیجہ ہوگا کہ دروزیوں سے حقیقی صلح ہو جائے۔

مشہور ترکی جہاز گوبن جنگ یورپ کے زمانہ میں جرمن جہاز گوبن اور برسلہ اتحادیوں کے بیڑوں سے بچکر ترکی جا پہنچے تھے۔ اور ان کو ترکی نے اتحادیوں کے حوالہ کرنے سے انکار کردیا تھا۔ یہ بھی ترکی کے داخلہ جنگ کا ایک سبب سمجھا جاتا۔ یہ جہاز گوبن زمانہ جنگ ہی میں ناکارہ ہوگیا تھا۔ اب قسطنطنیہ میں ایک جرمن کمپنی اسکی مرمت کر رہی ہے۔ اس جہاز کا ۱۱ لاکھ پونڈ میں بیمہ کرایا گیا ہے۔

رومانیہ کے شاہی محل میں آتشزدگی شاہی محل کا مرکزی حصہ جسمیں تخت کا کمرہ بھی شامل ہے۔ گذشتہ رات (۷ دسمبر) آتش زدگی کے باعث تباہ ہوگیا۔ لیکن تمام سامان بچا لیا گیا ہے۔ وزرا آگ فرو کرنیوالوں کی کام کی دیکھ بھال کرتے رہے۔

ولایت اور ہند کے درمیان بے تار برقی بے تار برقی کے اسٹیشنوں کے متعلق دریافت کرنے پر لارڈ وولمر نائب سکرٹری ڈاکخانہ جات نے بیان کیا کہ مارکونی کمپنی سے جو معاہدہ ہوا ہے اسکی رو سے یہاں اسٹیشن قائم کئے جائینگے اور کنیڈا۔ آسٹریلیا۔ جنوبی افریقہ اور ہندوستان سے سلسلہ خبر رسانی آئندہ سال کے شروع ہی میں قائم ہو جائیگا۔

شاہ جاپان کی علالت شاہ جاپان کی علالت میں ابھی تک فرق پیدا نہیں ہوا۔ تمام ملک کے معابد، مندر اور مکاتب میں آپ کی صحت کی دعائیں مانگی جارہی ہیں۔ اور چاروں طرف سے استفسار حال کے تار کثیر تعداد میں موصول ہو رہے ہیں۔ ملکہ جاپان مسلسل تیمارداری میں معروف ہیں اور نہایت ہراساں نظر آتی ہیں۔

سنگاپور میں بحری مستقر جاپان نے فوجی اور مالی لحاظ سے جو ترقی کی ہے وہ برطانیہ کی نظروں میں درجہ رقابت حاصل کر رہی ہے۔ دوسری طرف روس میں بالشکوں کا اقتدار کچھ اور ہی حالت پیدا کر رہا ہے اسکے علاوہ برطانیہ کے کئی اور رقیب پیدا ہو گئے ہیں۔ ہندوستان میں اپنی حکومت کو محفوظ رکھنے کیلئے برطانیہ سنگاپور میں جو بحرالکاہل اور ہندوستان کے سمندروں کے درمیان ایک دروازہ ہے ایک بحری مستقر قائم کرنا چاہتا ہے۔ آسٹریلیا اور نیوزلینڈ کے وزیر اعظموں نے بھی اس بات پر زور دیا ہے کہ سنگاپور میں بحری مستقر بالضرور قائم کیا جانا چاہئے۔

ایک آریہ نے ۳ لاکھ روپئے قوم کو دیدئے آریہ پرتی ندھی سبھا صوبہ متوسط کو ضلع ڈرنگ کے موضع بھیوری کے ایک آریہ سماجی کی وصیت کے بموجب متوفی کی تین لاکھ روپئے کی جائداد آریہ خواتین کی تعلیم پر خرچ کرنے کیلئے ملی ہے۔ اور کراچی کے آریہ گرل سکول کو سیٹھ فتح چند نامی ایک سوداگر نے ۱۰ ہزار روپئے تعلیم نسوان کی ترقی کیلئے دئے ہیں۔

پانی کے محصول میں تخفیف آج بمبئی کی پولیس نے ۱۹ اشخاص گرفتار کئے ہیں۔ بمبئی کے کارخانوں کو شکایت تھی کہ بلدیہ نے پانی کا محصول ایک روپیہ فی گیلن مقرر کر رکھا ہے۔ اور یہ کارخانوں کی ترقی کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہے۔ اب بلدیہ کی مجلس مستقلہ نے یہ محصول ایک روپیہ سے تخفیف کرکے ۱۲ر فی گیلن کر دیا ہے۔

بمبئی میں ایک اور عظیم الشان پشتہ کا افتتاح آج ہز ایکسیلنسی گورنر سر لیزلی ولسن نے بھنڈ روره پر ایک بڑے پشتہ کی تعمیر کا افتتاح کیا جس کا نام ولسن کا پشتہ ہوگا۔ یہ پشتہ دنیا بھر میں سب سے بڑا ہے۔ اور سکھر کا پشتہ پہلے سے موجود تھا۔

کانگرس کی مجلس مصالحت ناگپور میں مجلس عاملہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے سید مرتضی رکن اسمبلی (مدراس) اور گنیش شنکر ودیارتھی رکن کونسل، مدیر پرتاپ کانپور اور مسٹر ڈی۔ وی گھوکھلے مدیر مرہٹہ کی ایک کمیٹی بنائی گئی ہے۔ کمیٹی آج صبح [illegible]

کتاب الروح - روح انسانی کے متعلق عجیب وغریب انکشافات۔ قیمت ۸/ (منیجر اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

عالم تمام مطلع انوار ہوگیا

"صبح سعادت"

کا طلوع قریب ہے۔ یہ ایک سہ ماہی علمی اسلامی رسالہ ہے جس میں مشاہیر اسلام اور بزرگان دین کے سبق آموز سوانح حیات۔ اسلامی ممالک کے دینی، اخلاقی، معاشرتی حالات۔ عربی، فارسی، انگریزی، اردو کی نادر اور اعلےٰ مطبوعات کے متعلق بہترین معلومات کے علاوہ نہایت دلکش تاریخی نظمیں، دلپذیر لطائف، اور دلآویز اخلاقی افسانے بھی درج کئے جائینگے۔ دعوےٰ ہے کہ اس انداز کا رسالہ دنیائے اُردو میں آج سے پہلے نہیں نکلا۔ چندہ سالانہ صرف دو روپئے (عہ) فی پرچہ ۸/

تمام خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کیجئے

منیجر "صبح سعادت" الہلال بک ایجنسی

شیرانوالہ دروازہ - لاہور حلقہ ۲۴

حب مصطفائی

۱۵/۲۵

کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے

صادق و مصدوق فداہ ابی و امی کا قول ہے کہ "الصدق ینجی والکذب یہلک" سچائی باعث بہبود و فلاح اور جھوٹ باعث بربادی و ہلاکت۔ خاص فائدہ اُٹھانیوالے احباب کے تقاضے سے میں خلق خدا کو اپنی ایک دوا کے تجربہ شدہ فوائد سے مطلع کرتا ہوں کہ عام مخلوق الٰہی میرے اس تجربہ سے فائدہ اُٹھا کر کامل انسان بنجائے کیونکہ یہ حب مصطفائی ان امراض خبیثہ سے نجات دلاتی ہیں جو انسان کو محض بظاہر جامۂ انسانی میں باقی رکھنے کے سوا اندر سے قوت جوہریہ اصلیہ کو فنا کر دیتے ہیں۔ مثلاً

(۱) جریان و احتلام کے وہ سالہ مریضوں پر میں نے اسے تیر بہدف اثر کرتے ہوئے پایا (۲) ایسی قوت نزول جنکو کسی دوا سے فائدہ نہ ہوتا ہو وہ اسکو استعمال کر کے میری سچائی کی داد دیں (۳) اور جو لوگ بوجہ کثرت جریان و احتلام یا کسی قسم کی جواہر منویہ کی خرابی کی وجہ سے اولاد سے مایوس ہوں وہ بعد استعمال حب مصطفائی با اولاد ہو جائیں (۴) اور وہ مریض جنکی زندگی ضیق النفس (دمہ) اور نزلہ سے دوبھر ہوگئی ہو وہ عافیت اُٹھا کر اس نعمت خداداد کا شکریہ ادا کریں (۵) خصوصاً ایک سخت مرض جو بظاہر لا علاج ہے یعنی ذیابیطس اسمیں اسکا شفا بخش فائدہ خدا یاد دلاتا ہے۔ ان سب فائدوں کے سوا اسمیں بڑی خوبی یہ ہے کہ افیون کی بُری عادت اس سے چھوٹ جاتی ہے۔ قیمت باوجود ان بیش خوبیوں کے چالیس عدد کی پانچ روپئے (صہ) محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ پرچہ ترکیب استعمال شامل دوا کے بھیجا جائیگا۔

نوٹ: حب مصطفائی ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔

حکیم عبدالرحمٰن عفی عنہ۔ ریاست ڈومراؤں ضلع آرہ شاہ آباد

مردوں کو مرد بنانیوالی چھ اکسیرین

تیار کردہ پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا و مالک دشدھالیہ لاہور

اکسیر نمبر ۵۰ مقوی ادویات کی سرتاج ہے۔ دنیا میں اسکے برابر مقوی دوائی نہیں ملسکتی ہے چند دنوں کے اندر وہ طاقت دکھاتی ہے جو پہلے کبھی تجربہ میں نہ آئی ہو خود تجربہ دلیر و قادر بناتی ہے اول ہی دن آرام معلوم ہونے لگتا ہے قیمت ۳۰ گولی للعہ ۶ گولی للعہ

المشتہر: منیجر امرت دھارا وشدھالیہ۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور خط و کتابت کا پتہ امرت دھارا (۹۱) لاہور

ازواج النبی - حضور کی بیویوں کے حالات مقدسہ - قیمت ۱۲ / الیضاً کلاں عہ (منیجر اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

سلاجیت خاص ۳/۲۴

دل ودماغ اور معدہ کو طاقت بخشتی ہے خون صالح پیدا کرتی کھانسی نزلہ زکام ریزش ضعف دماغ کمزوری سینہ بلغم بواسیر خونی وبادی درد کمر کو ازحد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ضعیف العمر اور کمزور اشخاص کو بڑی طاقت دیتی ہے ٹوٹے یا اکھڑے ہوئے اعضا اور چوٹ اور جوڑوں کے درد کو بہت نافع ہے مادہ تولید کو پیدا اور گاڑھا کرتی ہے قوت باہ کو بڑھاتی امساک پیدا کرتی اور سرعت واحتلام وجریان کو دور کرتی ہے جماع کے بعد اسکی ایک خوراک کھالینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے مثانہ کی پتھری کو ریزہ ریزہ کرکے بہادیتی ہے ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال ہوتی ہے قیمت فی چھٹانک ۱۲/ نصف پاؤ ۵/ پاؤ پختہ ۱۰/ نصف سیر ۲۰/ ایک سیر ۴۰/ مع محصولڈاک وغیرہ۔ غیر ممالک کے خریداران سے محصول علاوہ۔ ایک چھٹانک سے کم نہیں ارسال کیجاتی۔

روح سلاجیت } کے فوائد اس سے بھی بڑھ چڑھکر ہیں قیمت فی اونس ۱۲/ مع محصول ڈاک۔

زبردست شہادت } جناب حکیم صاحب سلاجیت آدھ پاؤ بذریعہ خط ہذا روانہ فرماکر ممنون فرماتے۔ آپکی سلاجیت تمام ہندوستان کے دواخانوں سے خالص ہے کیونکہ ہندوستانی دواخانہ دہلی کی سلاجیت اس درجہ کی نہیں ہے۔ یہ پتھری اور درد چوٹ میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے اور مادہ تولید کو گاڑھا کرتے میں لاثانی دوا ہے۔ (۷ ۳/۲۴ء)

تازہ شہادت } عالیجناب حکیم صاحب سلاجیت ملا اور برابر آج دن تک کھایا میرے پیٹ میں گولے گولے تھے اور ناف کی شکایت ہر روز رہتی تھی۔ اب ناف کی شکایت تو نہیں اور پیٹ کے گولے بھی آرام ہیں۔ آپکی سلاجیت بہت فائدہ کرنے والی چیز ہے اب ایک چھٹانک اور روانہ کریں بندہ کو بہت فائدہ کیا ہے بہت دوائی پر روپیہ خرچ کیا مگر آرام نہیں پایا جناب کی دوائی سے بہت آرام ہوا خداوند کریم آپ کو خوش آباد رکھے اور دواخانہ ہمیشہ جاری رکھے۔" (۲۷ ۸/۲۵ء)

(شان خان موٹر ڈرائیور پنشن لین ضلع سبلپور)

تازہ ترین شہادت } مخدوم بندہ السلام علیکم مجھ کو زمانہ سے شکایت . . . . . . لاحق ہے اور اس شکایت کو میں نے کرم مولوی حکیم محمد علی ابوالمکارم صاحب مئوناتھ بھنجن ضلع اعظم گڈھ سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ محلہ میں ایک شخص کو قوت باہ کی شکایت تھی۔ میں نے سلاجیت امرتسر محلہ قلعہ سے حاذق مولوی علم الدین صاحب سے منگوادی اُسکے استعمال سے اسکو بہت فائدہ ہوا۔ میری رائے ہے کہ تم رسالہ سامان تندرستی منگاکر دیکھو اور اپنی شکایات لکھکر بھیجو یہی بنائی دوائیں بھیجدینگے اور انشاءاللہ کل شکایتیں رفع ہوجائینگی"۔ لہذا ملتمس خدمت ہوں کہ براہ نوازش ایک عدد رسالہ "سامان تندرستی" ذیل کے پتہ سے روانہ فرماکر مشکور فرمائیں بعد مطالعہ رسالہ انشاءاللہ تعالٰے دوائیں مطلوب ہونگی۔"

(خادم حافظ محمد کریم بخش رحمانی بھگت ڈیہ بیگ نمبر ۱۶۳ پوسٹ جھریا ضلع مان بھوم- ۱۸ ۱۱/۲۶ء)

نوٹ } پانچ روپیہ کی ادویات کے مجموعی خریدار کو ایک روپیہ کی رعایت دیجائیگی (۲) ادویات کا محصول وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا (۳) طبابت پیشہ اصحاب سے خاص رعایت۔

(سلاجیت اس پتہ سے منگائیں)

حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ

پنجاب یونیورسٹی

کوچہ نیم والا- محلہ قلعہ- امرتسر

روغن احمر قانی ۱۹/۲۵

یہ روغن بالوں کو سیاہ دراز کرنے کے علاوہ اکثر امراض مثلاً درد ہر قسم ورم چوٹ جلے و کٹے زخم لقوہ فالج رعشہ گنٹھیہ فتق تپ لرزہ کھانسی ڈبہ اطفال جھوگا وغیرہ میں اکسیر ثابت ہوا ہے جسکی مستند شہادتیں ناظرین کے ملاحظہ سے گذرتی رہتی ہیں۔ قیمت فی سیر ۵/۔

تازہ ترین شہادت } ازجناب حکیم مولوی محی الدین احمد صاحب ضلع پورنیہ۔

"میں نے نصف سیر آپ کا روغن احمر قانی بطور آزمائش منگوایا۔ واقعی یہ روغن بہت مفید ہے مہربانی کرکے اور نصف سیر میرے نام اور نصف سیر تپہ ذیل سے مریض کے نام جلد بذریعہ ویلیو پارسل روانہ کردیں۔ اب انشاءاللہ برابر منگاؤنگا۔" (۲۰- اکتوبر ۱۹۲۶ء)

منیجر روغن احمر قانی پوسٹ تیلنی پارہ ضلع ہوگلی

مومیائی ۳۶/۵۱

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناءاللہ امرتسری ومولانا ابوالقاسم بنارسی وغیرہم علماء اہلحدیث وہزارہا خریداران اہلحدیث۔ علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں جنکی فہرست مفت بھیجی جاتی ہے)

خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل دق دمہ کھانسی ریزش ضعف دماغ اور کمزوری سینہ کو ازحد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان بکسی اور جسکی جنکی کمر میں درد ہو اُن کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے مرد عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں کیجاتی ہے قیمت ایک چھٹانک ۲/ آدھ پاؤ ۸/ پاؤ بھر ۱۶/ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔ ناظرین اہلحدیث تقریباً بیس سال سے اس سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔

ماہ نومبر ۱۹۲۶ء کی شہادتوں میں سے چند

جناب مولوی احمد صاحب مئوناتھ بھنجن سے لکھتے ہیں "جناب منیجر صاحب تسلیم۔ اس قصبہ میں آپکی مومیائی اکثر استعمال ہوتی ہے۔ مفید ضرور ہے۔ فی الحال ڈیڑھ پاؤ بذریعہ وی- پی بھیجدیں۔" (۳- نومبر ۱۹۲۶ء)

جناب مولوی ابوضیاء صاحب کاسگنج سے لکھتے ہیں۔ "آپ کے یہاں سے ایک چھٹانک مومیائی منگائی تھی جس سے کھانسی نزلہ اور درد عضو وغیرہ شکایتیں رفع ہوگئیں۔ اب ایک چھٹانک اور بھیجدیں۔" (۹- نومبر ۱۹۲۶ء) **پھر دوسرے خط میں لکھتے ہیں۔** "ہفتہ عشرہ گذرا ہوگا ایک چھٹانک مومیائی میں نے اپنے ایک ملنے والے کے واسطے منگوائی تھی خدا کے فضل سے اسکے کھانے سے اسکی شکایت رفع ہوگئی ہے۔ اب بچوں کے استعمال کیلئے ایک چھٹانک اور بھیجد یجئے۔" (۲۴- نومبر ۱۹۲۶ء)

جناب مولوی منظور احمد صاحب کوٹلو رسے تحریر فرماتے ہیں "آپ کے یہاں سے ایک چھٹانک مومیائی منگواکر استعمال کی۔ نہایت عمدہ اور مفید دوا ہے۔ مہربانی فرماکر ایک چھٹانک اور وی پی ارسال فرماکر مشکور فرمائیں۔" (۱۸- نومبر ۱۹۲۶ء)

(مومیائی ملنے کا پتہ)

منیجر دی میڈیکل ایجنسی امرتسر

تذکرۃ العباد - حضور کے غلاموں کے حالات پاکیزہ - قیمت ۱۲/ (منیجر اہلحدیث)

AshAhleSunnat.com

صرف ماہ دسمبر ۱۹۲۶ء میں

اس سفری حمائل شریف

۵/

کی قیمت

بجائے پانچروپے کی تین روپے

کی گئی

یہ وہ مبارک حمائل مترجم ہے جو تمام دنیا میں بےنظیر ہے

صفائی طبع اور صحیح ہونے اور مضامین کی عمدگی میں تمام دنیا کی حمائلوں سے سبقت لے گئی اور آج تک چھ دفعہ ہزارہا تعداد میں چھپ کر مقبول ہر خاص و عام ہو چکی ہے۔ اس کے تمام اوصاف کا بیان کرنا اس مختصر اشتہار میں ناممکن امر ہے۔ اور اسکے نایاب عمدہ مضامین معتبر تفاسیر اہل سنت والجماعت سے لئے گئے ہیں۔ گویا یوں کہو کہ تمام تفاسیر اہل سنت والجماعت کا لب لباب اس میں درج کیا ہے اور صفائی طبع اور روشن قلم اور عام فہم مضامین ہونے کی وجہ سے ہر مرد و عورت خاص و عام اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

اور قیمت بھی رفاہ عام کیلئے

صرف ماہ دسمبر ۱۹۲۶ء میں

بے جلد کی تین روپے

کی گئی۔ اور جلد کے کئی درجے ہیں۔ ۸/ ۱۲/ ۲/ ہے،

ضروری نوٹ کہ خاص اس میعاد میں اس سے زیادہ اور رعایت یا کمیشن نہیں مل سکتا۔

المشتہر

عبد الغفور الغزنوی

مالک مطبع انوار الاسلام امرتسر (پنجاب)

آخری اور رعایتی اعلان

۲۴/۲۵

زنانہ سلکی ریشمی چادر کامدار جوکہ موسم سرما میں اوڑھنے کیلئے نہایت موزوں ہے طول ۳ گز عرض ۱½ گز فی عدد للعہ اگر پسند نہ آئے تو واپس کردیں۔ اونی مفلر عہ۔ رومال ریشمی فی درجن سے۔ کلاہ مخمل زرنیا استردار فی عدد عہ۔ سکری سلکی ساڑھے ۶ گز عہ

مال انشاء اللہ نہایت عمدہ ارسال کیا جائیگا۔ محصول ڈاک و پیکنگ علاوہ۔ دکانداروں کو خاص رعایت۔

منیجر کارخانہ سید عباس علیشاہ احسان اینڈ کمپنی لودھیانہ

روغن اکسیر ۲/۲۴ یہ سرخ خوشبودار دلفریب روغن بالوں کو سیاہ و دراز اور ملائم کرنیکے علاوہ اکثر امراض دماغی و جدید میں اکسیر ہے۔ درد سر قسم دیم چوٹ دمہ رعشہ فالج لقوہ تجھیہ ڈبھرلرزہ تشنج فتق اور قضیب کی بیماریوں میں نافع ہے قیمت عہ۔ سفوف جریان۔ نوجوانوں کا محافظ اور بوڑھوں کی جوانی واپس لانیوالا قیمت ۱/۔ سفوف دافع ضعف معدہ نیا پرانا ضعف معدہ اور پیٹ کی کل بیماریوں کو دور کرنیوالا قیمت عہ۔ (عبد الحنان منیجر روغن اکسیر معرفت مولانا عبد الغفار صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ محلہ بلوا گنج لہریا سرائے)

مفت!

۳/۴

ہم ۱۹۱۳ء سے ہر ایک صاحب کی خدمت میں بلا قید مذہب و ملت اپنے مشہور دواخانہ اور لاثانی مجربات کا خزینہ یعنے خوبصورت گلدستہ بہار عیش ٹکٹ ڈاک بھی گرہ سے چسپاں کرکے بالکل مفت تقسیم کر رہے ہیں جو صاحب ابتک اسکی زیارت سے محروم ہیں وہ صرف ایک کارڈ لکھکر مفت طلب کرسکتے ہیں۔

منیجر شفاخانہ مشتاق سنیاسی بٹالہ ضلع گورداسپور

مقوی و مجلی دافع حرارت و تبخیر

سرمہ نور العین

۲۲/۲۵

مصدقہ و مجربہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مولوی محمد علی صاحب واعظ پنجاب۔ قیمت فی تولہ ۱/،

حکیم محمد داؤد منیجر دواخانہ نور العین

ریاست مالیر کوٹلہ

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس خان منشی فیروز الدین صاحب قریشی سب جج بہادر درجہ چہارم بھیرہ ضلع شاہ پور

دوکان بودھراج بدری ناتھ بذریعہ بدری ناتھ ولد بودھراج ذات چاندنہ سکنہ پہالی تحصیل بھیرہ بنام دوکان جوہرمل بیلی رام ہربھگوان بذریعہ ہربھگوان ولد رولدومل ذات بانیہ سکنہ گوجرہ تحصیل بٹالہ۔

دعوے -/۱۰۰ بروپیہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں درخواست و بیان مدعی سے ظاہر ہے کہ مدعا علیہ تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کر رہا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا اسکو مطلع کیا جاتا ہے کہ بتاریخ ۲۱ / ۱۲ / ۲۶ء بوقت دس بجے صبح حاضر عدالت ہذا ہوکر جوابدہی مقدمہ کرے ورنہ بعدم حاضری اسکے کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۳ / ۱۲ / ۲۶ء جاری کیا گیا۔　دستخط حاکم۔

(مہر عدالت)　۵

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس جناب منشی مولا بخش صاحب سب جج و مجسٹریٹ درجہ اول وافر مال سرکار مالیر کوٹلہ

بمقدمہ خانصاحب محمد حشمت علی خانصاحب جاگیردار مالیر کوٹلہ

بنام لالو پسر میاں سنگھ قوم جٹ ساکن رسول۔

دعوے مبلغ ۵/۱۴ روپیہ کلدار

رپورٹ تعمیلی سے ظاہر ہے کہ مدعا علیہ مفرور و لاپتہ ہے اسواسطے بذریعہ اشتہار ہذا اسکو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ بتاریخ ۱۸ دسمبر ۱۹۲۶ء بوقت دس بجے دن حاضر عدالت ہذا ہوکر پیروی و جوابدہی مقدمہ کرے۔ ورنہ اسکے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں آئیگی۔

آج بتاریخ یکم دسمبر ۱۹۲۶ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت ہذا سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)　دستخط حاکم۔

عربی بول چال

مصنفہ حافظ عبد الرحمن صاحب قیمت ہر دو حصہ عہ فی حصہ ۱۲/ (منیجر اہلحدیث سے طلب کریں)

کتاب الصلوٰۃ یعنی نماز کی کتاب [illegible] مفصل [illegible] قیمت ۱۲/ (منیجر اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

تفسیر ثنائی اُردو

یہ بہت مفید اور پسندیدہ تفسیر ہے۔ جس میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے۔ دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے۔ اُس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔

اس تفسیر کی سات جلدیں طبع ہوکر بعض مکرر سہ کرر بھی چھپی ہیں۔ اب اس وقت ان کی چار جلدیں بہ تفصیل ذیل دفتر "اہلحدیث" میں موجود ہیں۔

جلد اوّل سورہ فاتحہ و بقرہ قیمت ۱۲/
جلد ثانی سورہ آل عمران و نساء قیمت ۱۲/
جلد ششم سورہ شعرا ۔ نمل ۔ قصص عنکبوت ۔ روم ۔ لقمان ۔ احزاب ۔ سبا ۔ قیمت ۱۲/
جلد ہفتم سورہ صافات ۔ ص ۔ زمر ۔ مومن ۔ فصلت ۔ شوریٰ ۔ زخرف ۔ دخان ۔ جاثیہ ۔ احقاف ۔ محمد ۔ فتح ۔ حجرات ۔ ق ۔ ذاریات ۔ طور ۔ نجم ۔ قیمت ۱۲/ جلد ہے

چاروں جلدوں کے یکجا خریدار سے بلا محصول
درمیانی جلدیں مکرر زیر طبع ہیں۔ انشاء اللہ جلد چھپکر شائقین تک پہنچینگی۔

خطبات دین محمدی

اس میں ساٹھ عدد خطبات جمعہ و عیدین مختلف طرز کے ہیں۔ اور ہر ایک خطبہ کے بعد ایک ایک علیحدہ علیحدہ وعظ درج ہے جس میں مسائل دینیہ کو عام فہم اُردو میں سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ بالمقابل دیگر خطبات کے اس مجموعہ خطب میں یہ جدت اور خوبی ہے۔ حجم ۷۰۰ صفحات جلد سنہری نہایت نفیس لکھائی چھپائی عمدہ ۔ قیمت ۱۲/

منگانے کا پتہ

منیجر اہلحدیث امرتسر

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

ایجنٹ صاحب نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کو ملکی بنے ہوئے متفرق سامان کی سپلائی کے لئے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ جو کہ بارہ ماہ کے عرصہ میں از یکم اپریل ۱۹۲۷ء لغایت ۳۱ ۔ مارچ ۱۹۲۸ء قسطوں میں مقررہ تاریخ ہائے مندرجہ ٹنڈر سے دس یوم کے اندر مہیا کرنا ہوگا۔

ٹنڈر چھپے ہوئے فارموں پر جو کہ راقم الحروف سے پانچ روپئے فی فارم ادا کرنے پر مل سکتے ہیں لینے ہونگے۔ اور ایجنٹ صاحب کے دفتر میں ۲۴ ۔ جنوری ۱۹۲۷ء ۲ بجے بعد دوپہر سے پہلے پہنچ جانے چاہئیں۔

ایجنٹ صاحب نارتھ ویسٹرن ریلوے کو پورا حق حاصل ہوگا کہ وہ کسی خاص یا تمام ٹنڈروں کو جو کہ اس اشتہار کے جواب میں موصول ہوں بغیر وجہ بتانے کے مسترد کردے۔

دستخط
سی ۔ الف ۔ لینگر
کنٹرولر آف سٹورز
مغلپورہ ۔
۶ ۔ دسمبر ۱۹۲۶ء

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

ایجنٹ صاحب نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کو ردی روئی معمولی اور اعلےٰ قسم کی سپلائی کے لئے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں یہ روئی چھ ماہ کے عرصہ میں از یکم اپریل ۱۹۲۷ء تا ۳۰ ستمبر ۱۹۲۷ء قسطوں میں جو کہ ٹنڈر میں لکھی ہونگی' دینی ہوگی اور مقررہ تاریخوں سے دس یوم کے اندر مہیا کرنی ہوگی۔

ٹنڈر چھپے ہوئے فارموں پر جو کہ راقم الحروف پانچ روپئے فی فارم ادا کرنے پر مل سکتے ہیں' دینے ہونگے۔ اور ایجنٹ صاحب کے دفتر میں ۲۴ ۔ جنوری ۱۹۲۷ء ۲ بجے بعد دوپہر سے پہلے پہنچ جانے چاہئیں۔

ایجنٹ صاحب نارتھ ویسٹرن ریلوے کو پورا حق حاصل ہوگا کہ وہ کسی خاص یا تمام ٹنڈروں کو جو کہ اس اشتہار کے جواب میں موصول ہوں بغیر وجہ بتانے کے مسترد کردے۔

دستخط
سی ۔ الف ۔ لینگر
کنٹرولر آف سٹورز
مغلپورہ ۔
۲ ۔ دسمبر ۱۹۲۶ء

ثبوت قربانی گاؤ

جس میں قرآن و حدیث اور ہندوؤں آریوں کے وید شاستر' رامائن' مہابھارت ۔ اور توریت و انجیل سے گائے کی قربانی کا ثبوت دیا گیا ہے۔ اس رسالہ کے مطالعہ کرنے کے بعد آریوں کا دعوائے گئو رکھشا محض لغو معلوم ہوتا ہے اور عقلی و نقلی دلائل سے انسان کو گوشت خور ثابت کرتے ہوئے دکھلایا گیا ہے کہ گوشت خوری انسان کو بامروت خلیق اور نیک بناتی ہے۔ اور گوشت نہ کھانے سے بیشرمی بدعہدی اور بیمروتی پیدا ہوتی ہے۔ رسالہ دو حصوں میں چھپا ہے قیمت فی حصہ ۴/ (منگانے کا پتہ)

منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

اخبار "امام" کی حیرت انگیز ترقی

صرف دس ماہ میں ماہوار سے ہفتہ وار ہوگیا۔ ادبی' علمی' تمدنی مضامین سے لبریز ۔ دلچسپ لطائف و دلپسند حقائق ۔ مخالفین اسلام کے رد میں دھواں دھار مباحث۔ کتاب و سنت کی حمایت سے بھرا ہوا دینی پرچہ "امام" دسمبر ۱۹۲۶ء سے ہفتہ وار شائع ہوگا۔ چندہ سالانہ ۳/ ۔ ۲۰ خریداروں کو رعایتی چندہ ۱۲/ درخواست خریداری بھیجنے میں جلدی کیجئے ورنہ یہ موقع پھر نہ ملیگا۔ وی طلب کرنیوالوں سے ۲/

محمد محسن پروپرائٹر اخبار "امام" دفتر شمس المطابع فیض آباد۔

(منیجر اہلحدیث) ۸/ ... قیمت